مزارات پر سجدہ

ایک تحقیق

مولّف: کبیر احمد شیخ

امام اعظمؒ ریسرچ اینڈ گائیڈنس سنٹر

RAZA PUBLICATIONS
No. 45, 1st Floor, CNK Road, Triplicane,
Near Walajah Big Mosque,
Opp. to National Medical, Chennai-600005.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مزارات پر سجدہ ایک تحقیق

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

امام اعظمؒ ریسرچ اینڈ گیڈنس سنٹر

پہلی ایڈیشن - 2020

مؤلف: کبیر احمد شیخ

فہرست مضامین

انتساب

بندہ ناچیز اس چھوٹے سے رسالہ کو ان تمام نوجوان حضرات کی طرف منسوب کرتا ہے جو بدعات وخرافات کا رد کرتے ہیں اور علماء اہل سنت کی صحیح تعلیمات کو عام کرنا چاہتے ہیں۔

تقریظ

آل رسول اولاد علی شہزادہ غوث اعظم خلیفہ ء حضور اشرف الفقہا حضرت علامہ مولانا افضل العلماء

سید غوث مدنی رضوی، M.Phil., M.A.

(مہتمم دار العلوم امام احمد رضا فیضان اشرف الفقہاء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلي ونسلم على رسوله الكريم أما بعد

تعصب ایک ایسی بیماری ہے کہ جس میں انسان گرفتار ہو جائے تو وہ اپنی قوم کی محبت میں جھوٹ ، افترا، تحریف،اور الزامات کا سہارا لے کر حق کے خلاف باطل کی طرفداری کرتے ہیں۔ جیسا کے حدیث میں ارشاد آیاہے کہ

"عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي واثلة بن الأسقع يَقُولُسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ مِنْ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ"

سنن ابن ماجه، حديث نمبر 3939

ترجمہ: حضرت فسیلہؓ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ فرمایا نہیں! بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

اس حدیث سے پتا چلا کہ ظلم میں اپنی قوم یا اپنے مکتب فکر کی مدد کرنا یا ساتھ دینا تعصب ہے۔ شان الوہیت میں تنقیص اور شان رسالت میں تنقیص کرنے پر دیوبندیوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں یہ بہت بڑا ظلم ہے اس کے باوجود انکی طرفداری کرنا اور علماء حقا پر جھوٹا الزام لگا کر ان کا رد کرنا یہی تعصب ہے۔اعلی حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے جس طرح دیوبندی وہابیوں کا، غیر مقلد وہابیوں کا، نیچریوں کا، شیعوں کا اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور بدعقیدگی کا اپنی زندگی بھر رد کیا ہے، اسی طرح اہل سنت والجماعت میں جو جاہل سنیوں کی ایجاد کردہ خرافات اور بدعات کا بھی بھرپور رد کیا ہے، جسے آپ کی کتابوں اور فتاویٰ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جس کا رد اعلی حضرت نے خود کیا ہو اور اس کے رد میں کئی کتابیں بھی لکھی ہو اسی مسئلے کو جھوٹ کا سہارا لے کر اعلی حضرت کے کھاتے میں ڈالنا یہ دیوبندی وہابیوں کا تعصب اور افترا نہیں تو اور کیا ہے۔

یہ کتاب "مزارات پر سجدہ ایک تحقیق "جس کے مؤلف کبیر احمد شیخ صاحب طول اللہ عمرہ نے اس کتاب میں دیوبندی وہابیوں کا افترا کہ اعلی حضرت نے قبروں پر سجدے کا حکم دیا ہے۔ اس اعتراض پر مؤلف نے بہترین انداز میں اعلی حضرت کی کتابوں کا اسکین کرکے دیوبندی وہابیوں کے جھوٹ کا پردہ چاک کیا ہے جزاہ اللہ خیرا ۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ کبیر احمد شیخ صاحب کی عمر میں، علم میں اور عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید اس طرح کی کاوشوں کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

مولانا سید غوث مدنی

مدراس

تعارف

مزارات اولیاء پر آج کل معاشرے میں کئی طرح کے بدعات و خرافات دیکھنے کو ملتے ہیں جس کا شریعت سے اور تعلیمات اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہیں خرافات میں سے ایک یہ ہے کہ قبروں کو سجدہ یا طواف کرنا۔ یہ مختصر رسالہ صرف اسی مضمون پر مشتمل ہے جس میں اس کا ناجائز وحرام ہونا دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ہماری گذارش ہے کہ آپ اس رسالہ کو مکمل پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے نزدیک کے علماء کرام سے رابطہ کریں اگر کسی بات کو سمجھنے میں دشواری ہو۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو "(ترجمہ کنز الایمان سورۃ انبیاء:۷)

سجدہ تعظیمی کے حرام ہونے پر اگر کوئی مکمل تحقیق کرنا چاہتے ہیں تو اُن سے ہماری گذارش ہے کہ وہ ذیل میں دئے گئے ہوئے دو حوالاجات کا مطالعہ کریں جس میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرتؒ نے مکمل طور پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل پیش کیے ہیں۔

۱) الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية (فتاویٰ رضویہ ج:۲۲)

۲) جُمَلُ النورفی نھی النساء عن زیا رۃ القبور (فتاویٰ رضویہ ج:۹)

رسالہ جمل النور میں عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا گیا ہے۔ بعض علماء کرام اُس کو چند شرائط کے ساتھ جائز بھی کہتے ہیں اور اس میں اختلاف بھی ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ عورتوں کو مزاراتِ اولیاء کی زیارت سے روکا جائے اور گھر ہی سے ایصالِ ثواب کرنے کی تاکید دیں۔ چونکہ ہم اس رسالے کو مختصر کرنا چاہتے ہیں اس لئے زیادہ دلائل سے پابندی کی گئی ہے۔

گذارش

آج کل ہمارے معاشرے میں ایک جھوٹ یہ بھی پھیلایا جاتا ہے کہ قبروں پر سجدہ و طواف کرنا سب بریلویوں کے پیشوا امام احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ نے ہی جاری کیا ہے۔ معاذ اللہ یہ صرف جاہل ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو مفتی و مولانا کہنے والے حضرات بھی اس جھوٹ کو عام طور پر کہتے چلے آ رہے ہیں۔ اس سے یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ اعتراض کرنے والوں نے امام اہل سنت کی تصانیف کو نہیں پڑھا۔ اگر پڑھنے کے بعد بھی جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں تو پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اس رسالہ کے آخر میں ہم نے مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ کو بھی پیش کیا ہے تاکہ لوگوں کو سمجھ آ جائے کہ مزارات اولیاء کو سجدہ یا طواف کرنا سب کے نزدیک ناجائز و حرام ہے جس میں امام اہل سنت کے دلائل بھی پیش کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی خاص مکاتب فکر سے اختلاف رکھتا ہے تو وہ اس کا حق ہے

مگر ہماری گذارش ہے کہ وہ اس رسالہ کو اختلاف کے نظریہ سے نہ دیکھے۔ یہاں ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ عوام اس ناجائز وحرام فعل سے اجتناب کرے اور توبہ کرے پھر صحیح مسنون طریقہ کے ساتھ مزارات اولیاء کی زیارت کرے جس طرح شریعت نے اجازت دی ہے۔

چونکہ یہ رسالہ عوام کے لئے ہے اس میں فقہائے کرام کے اقوال وغیرہ پیش نہیں کئے گئے ہیں۔ ہم نے بہت ہی آسان زبان میں اپنی بات پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ عوام کے لئے کوئی بات مشکل نہ ہو۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تعلیمات اہل سنت کو پڑھنے سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ضروری وضاحت: اس کتاب میں مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ کو جمع کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھے کے اہل سنت کے نزدیک وہابی دیوبندی غیر مقلد سلفی حضرات سب ایک ہیں اور حق پر ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ عقائد اور دیگر مسائل کے جو اختلافات اہل سنت اور ان گمراہ فرقوں کے مابین ہیں وہ اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے فتاویٰ کو ایک جگہ جمع کرنے کا پہلا مقصد تو لوگوں کی اصلاح ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ عوام کو اس بات کا علم ہو جائے کہ جتنے خرافات و بدعات کو اہل سنت کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ سب باتیں صرف جھوٹ مکر اور

فریب ہیں جس کو اہل سنت کی صحیح تعلیمات کے خلاف بتایا جا رہا ہے۔ جب آپ پوری کتاب کا مطالعہ کر لیں گے تو انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ آپ کو عقائد اہل سنت کی صحیح تعلیمات کے ساتھ ساتھ ان گمراہ فرقوں کے مکر و فریب کا بھی اندازہ ہو جائے گا جس سے آپ اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں اور سواد اعظم اہل سنت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر سکتے ہیں کیونکہ یہی وہ ناجی فرقہ جس کی بشارت نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔

سجدہ کسے کہتے ہیں

سجدہ کے لغوی معنی ہیں پیشانی زمین پر ٹیکنا، سر جھکانا، خدا کے آگے سر جھکانا، نماز کا ایک رکن جس میں ماتھا، ناک، کہنیاں، گھٹنے اور انگلیاں زمین پر لگتی ہیں۔ (فیروز اللغات)

کتاب بہار شریعت (ج:۱، حصّہ:۳،ص:۵۰۷) میں الدر المختار کے حوالے سے فرمایا ہے کہ سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔

۱) تکبیر تحریمہ

۲) قیام

۳) قرأت

۴) رکوع

۵) سجدہ

۶)قعدہ اخیرہ

۷)خروج بصنعه

بہارشریعت (ج:۱، حصّہ:۳،ص:۵۱۳)پرلکھاہے

سجود: حدیث میں ہے:"سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہٰذا دُعا زیادہ کرو۔" اس حدیث کومسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔تو اگرکسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے،نماز نہ ہوئی بلکہ اگرصرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔(درمختار،فتاوٰی رضویہ)

سات ہڈیوں پرسجدہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے'فرماتے ہیں'رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نےفرمایا:

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پرسجدہ کروں۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں، اور دونوں قدموں کے کناروں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں"۔(بخاری جلد۱،ص۱۱۲،مسلم جلد۱ص۱۹۳،مشکوٰۃ ص۸۳،مرآۃ جلد۲،ص۷۹،نسائی جلد۱،ص۱۶۵،ابنِ ماجہ حدیث نمبر۸۸۳،

مسند احمد جلد۱،ص۲۹۲،ترمذی جلد۱،ص۶۲،تلخیص الحبیر جلد۱،ص۲۵۱،قرطبی جلد۱، جزاحدیث نمبر۳۴۴۲،شرح السنۃ جلد۲ص۲۵۰)

اگر چہ سجدے میں ناک بھی لگائی جاتی ہے مگر پیشانی اصل ہے اور ناک اس کے تابع ہے۔اس لئے ناک کا ذکر نہ فرمایا۔ہاتھوں سے مراد ہتھیلیاں ہیں اور قدم کے کناروں سے مراد پورے پنجے ہیں۔اس طرح دس کی دس انگلیوں کے سرے کعبۃ اللہ کی طرف رہیں۔ایسا کرنا سُنت ہے۔

سجدہ کے اقسام

سجدہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔سجدہ انسان، حیوانات اور جمادات سب کے حق میں ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(کتاب:سجدہ تعظیم حرام ہے، تالیف:منیر احمد یوسوفی صفحہ:۱۶)

۱)سجدہ اختیاری ۲)سجدہ تسخیری

اختیاری:۔ بس کی، قابو کی، امکان کی، جس کا کرنا اپنی مرضی پر موقوف ہو، لازمی کی ضد، غیر ضروری (فیروز اللغات)

تسخیر:۔ فرمابردار بنانا، تابع کرنا،گھیرنا، قابو میں لانا،کسی کا دل اپنی طرف مائل کرنا وغیرہ جمع:تسخیرات (فیروز اللغات)

سجدہ اختیاری انسان کے ساتھ خاص ہے اور اس سے وہ ثواب الٰہی کا مستحق ہوتا ہے۔قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تو اللہ کے لئے سجدہ کرو اور اس کی بندگی کرو" (ترجمہ کنزالایمان، سورۃ نجم:۶۲)

سجدہ تسخیری انسان، حیوانات اور جمادات سب کے حق میں عام ہے۔قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے" (ترجمہ کنزالایمان، سورۃ نحل:۴۹)

سجدہ کی تین اقسام ہیں

۱) سجدہ عبادت ۲) سجدہ تعظیم ۳) سجدہ تحیت

۱) سجدہ عبادت: یہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص عبادت کی نیت سے کیا جاتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا کفر ہے اور ایسا کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲) سجدہ تعظیم: جو سجدہ فرشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کو کیا تھا وہ سجدہ تعظیم تھا۔قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا"۔

(قرآن ترجمہ کنزالایمان سورۃ البقرہ:۳۴)

سجدہ تحیت: جو سجدہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے گھر والوں نے کیا تھا وہ

سجدہ تحیت تھا۔قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"اوراپنے ماں باپ کوتخت پر بٹھایااوروہ سب اس کے لئے سجدہ میں گرے" (قرآن ترجمہ کنزالایمان سورۃ یوسف:۱۰۰)

اس بات کااہل سنت میں اجماع ہے کہ سجدہ تعظیم اورسجدہ تحیت دونوں پہلی اُمتوں میں جائز تھے جیسا کے قرآن میں موجود ہے۔مگر نبی کریم ﷺ کی شریعت میں کسی کوسجدہ تعظیم وتحیت کرنا ناجائز اورحرام ہے۔اگر کوئی تعظیم کی نیت سے کسی غیر اللہ کوسجدہ کرےتو وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہےاورتوبہ کرنا لازم ہے۔اگرعبادت کی نیت سے غیر اللہ کوسجدہ کیا تو وہ کفر ہےاوراس عمل سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

زیارت قبور کی شرعی حیثیت

بہارشریعت (جلد۳،حصہ۱۶،ص:۶۳۹،زیارت قبور کا بیان) میں صحیح مسلم اورابن ماجہ کے حوالے سے ذیل کی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

حدیث:۱۔صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرواورمیں نے تم کوقربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمھاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔"

حدیث:۲۔ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہٗ سے روایت کی

، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو، کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔"

ابتدائے اسلام میں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو قبر کی زیارت سے منع فرمایا تھا کیونکہ لوگ نئے نئے دین اسلام میں داخل ہوئے تھے اس لئے خدشہ تھا کہ بت پرستی کے عادی ہونے کے باعث وہ قبر پرستی نہ شروع کر دیں۔ جب ان کے دلوں میں اسلامی طور طریقے راسخ ہو گئے تو آپ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت عطا فرمادی (مزارات اولیاء اور توسل، باب: زیارت قبور، صفحہ ۱۳، مصنف: شاہ تراب الحق قادریؒ)۔

زیارتِ قبور کے فوائد

اولیاء اللہ کسے کہتے ہیں: اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات و صفات کی معرفت رکھتے ہوں، اس کی اطاعت و عبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنا قرب خاص عطا فرمائے ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔ (کتاب: بنیادی عقائد اور معمولات اہل سنت ،ص:۸۳، مولف: مفتی فضیل رضا قادری، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

امیر المؤمنین حضرت سیِّد نا عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مَروِی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ عزوجل کے

کچھ بندے ایسے ہیں کہ نہ وہ نبی ہیں، نہ شہید لیکن قیامت کے دن اللہ عزوجل کی طرف سے ان کو ملنے والے رتبے پر انبیاء شہدا بھی رشک کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کی: ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں بتائیں تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی رشتہ داری اور لین دین کے محض اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ اللہ عزوجل کی قسم! ان کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ اور جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو انہیں خوف نہ ہوگا ور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔(یونس:٦٢)

ترجمۂ: کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاجارۃ، باب فی الرھن، الحدیث: ٣٥٢٧، ص١٤٨٥)

اولیاء اللہ کے مزارات باعث برکت اور فیض پانے کا ذریعہ ہوتے ہیں وہ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب اور خاص بندے ہوتے ہیں۔ اس لئے ولی اللہ سے جڑے رہنے اور ان کی صحبت میں وقت گذارنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ زیارت قبور کے چند فوائد ملاحظہ فرمائیں:

ا۔ اس سے موت یاد آتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔

۲۔اس سے قبول حق کے لئے دل نرم ہو جاتے ہیں۔

۳۔یہ عبرت ونصیحت حاصل کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔

۴۔زائر سے میت کو سکوں وآرام ملتا ہے۔

۵۔زائر کے ایصال ثواب سے میت کو نفع ہوتا ہے۔

۶۔زائر کو اہل قبور کو سلام کرنے کا اجر ملتا ہے۔

۷۔ایصالِ ثواب کے لئے تلاوتِ قرآن پر کثیر اجر وثواب ملتا ہے۔

۸۔ایصالِ ثواب کرنے والے زائر کے لئے اہل قبور شفاعت کریں گے۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ زیارت قبور سنت سے ثابت ہے اس سے قبر والوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور زیارت کرنے والے بھی نفع پاتے ہیں۔ (مزارات اولیاء اورتوسل، باب: زیارت قبور، صفحہ ۱۷، مصنف: شاہ تراب الحق قادریؒ)

زیارت قبور کا مسنون طریقہ

الحمدللہ علماء اہل سنت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کو صاف طور پر بتادیا ہے کہ قبروں کی زیارت کس طرح کرنی چاہئے اوراس کا مسنون طریقہ کیا ہے جو تمام بدعات وخرافات سے پاک ہے۔اس پر کئی کتابیں موجود ہیں۔ یہاں صرف میں ایک ہی حوالہ پیش کرتا ہوں جو سمجھنے میں آسان ہو۔اس کے علاوہ جتنے بھی غلط طریقے جاہل مجاور اور سجادہ نشیں کہلوانے والوں

نے رائج کر لئے ہیں اس کا وبال انہی پر ہوگا اور اس کا اہل سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بہارِ شریعت (حصہ:۴، ج:۱، باب: قبر و دفن کا بیان، ص:۸۴۹) میں موجودہ مسئلہ نمبر ۳۶ یہاں پر نقل کیا گیا ہے جس میں عورتوں کو زیارتِ قبور سے منع کیا گیا ہے۔

مسئلہ:۳۶۔عورتوں کے لیے بعض علما نے زیارت قبور کو جائز بتایا، درمختار میں یہی قول اختیار کیا، مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع وفزع کریں گی، لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لیے جائیں تو بوڑھیوں کے لیے حرج نہیں اور جوانوں کے لیے ممنوع۔ (ردالمحتار) اور اصل یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

فتاویٰ رضویہ جلد ۹ ص:۵۲۳ میں امام اہل سنت نے بزرگوں کی مزارات کی زیارت و فاتحہ کا طریقہ بتایا ہے جو ہر طرح کے خرافات سے پاک ہے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طرح سے زیارت کرتا ہے تو اس میں دوسروں کو کسی طرح کی بدگمانی کا اندیشہ نہیں ہوتا اور اسی طریقہ میں ادب زیادہ ہے۔

مزارشریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب عرض کرے السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار، پھر درود غوثیہ سات بار، اور وقت فرصت دے تو سورہ یٰس اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر پہنچا، پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اس طرح سلام کر کے واپس آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔

مزارات اولیاء پر ہونے والے بدعات وخرافات کارد

اہل سنت کے نزدیک زیارت قبور سنت اور مستحب ہے کوئی بھی عمل اس وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب اس کے احکامات پر شرعی طور پر عمل کیا جائے۔ بدقسمتی سے آج کل مزارات اولیاء پر ایسے ایسے غیر شرعی کام ہونے لگے ہیں جو بدعات وخرافات سے خالی نہیں ہیں۔ اس پر کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں جیسے:

۱) قبروں کا سجدہ کرنا

۲) قبروں کا طواف کرنا

۳) دھاگے باندھنا

۴) تالے لگانا

۵) بچوں کے لئے جھولے باندھنا

۶) شادی کے لئے چوڑیاں باندھنا

۷) مرد اور عورتوں کا آپس میں ملنا

۸) عرس کے نام پر ڈھول بجانا، ناچنا، آتش بازی کرنا، وقت اور مال کا ضائع کرنا بلا وجہ وغیرہ۔

۹) بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھنا اور کسی اولیا کے مزار پر ان کو کٹوانا۔

۱۰) قوالی اور محفل سماع کے نام پر بے حرمتی کرنا، جاہل قوالوں کا غیر معتبر اشعار پڑھنا، عورتوں کا اسٹیج پر آنا اور غیر محرم مردوں کے نزدیک گانا وغیرہ وغیرہ۔

۱۱) جاہل پیر یا مجاور جس کو استنجا اور وضو کے احکام بھی معلوم نہیں ایسے شخص کو ولی اللہ سمجھنا اور اس کے ہاتھ پیر چومنا وغیرہ۔

یہ تمام چیزیں نا جائز و حرام ہیں اس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے انشاء اللہ اس بار ہم صرف سجدہ تعظیمی و تحیت کے حرام ہونے پر گفتگو کریں گے۔ اوپر عرض کئے گئے تمام بدعات و خرافات کی تائید کرنے میں درگاہوں کے سجادہ

نشیں اور مجاور حضرات پوری طرح سے شامل ہیں۔ اور یہ حضرات ان تمام چیزوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں اور اس معاملہ میں قرآن وحدیث اور اولیاء اللہ کی تعلیمات کا جائزہ نہیں لیتے۔ اگر علماء اہل سنت سے اس معاملہ میں مشورہ کرینگے تو یہ تمام جہالتوں کو روکنا ہوگا جس کی وجہ سے مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے ذاتی دنیاوی فائدہ کے لئے شریعت کے احکام کو بگاڑا جارہا ہے۔

بدمذہبوں کا کام آسان

انہیں لوگوں کی وجہ سے آج ہمارے نوجواں جو اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور اولیاء کرام سے محبت رکھتے تھے وہ سب بدمذہبوں کی طرف راغب ہوگئے اور سواد اعظم سے نکل کر جہنم کی طرف اپنی راہ اختیار کر لی ہے۔اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا ہم نے کبھی اس پر غور کیا ہے؟ اگر ایک بھی آدمی کا عقیدہ ہماری وجہ سے خراب ہوا اور وہ جہنم میں پہنچا تو کیا اس کا وبال ہم پر آخرت میں نہیں آئے گا؟ اللہ اکبر۔ اولیاء اللہ سے سچی محبت وہی ہے جب ان کی تعلیمات پر عمل کیا جائے گا اور بے شک اللہ کا ہر ولی شریعت کا پابند ہے۔

سجدہ تعظیمی وتحیت حرام

اللہ تبارک وتعالیٰ کو عبادات میں نماز بہت پسند ہے وہ اس لئے کہ جب بندہ اس کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ اپنی عاجزی کے ساتھ ساتھ اللہ کی

پا کی بھی بیاں کرتا ہے۔سجدہ عبادت کا ایک خاص حصہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو۔ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے سے اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

جیسا ہم نے اوپر ذکر کیا تھا کہ سجدہ عبادت صرف اللہ کے ساتھ خاص ہے۔شریعت اسلامیہ میں کسی طرح کا بھی سجدہ خواہ تعظیم کے نظریہ سے ہو یا تحیت کے نظریہ سے کسی انسان کو جائز نہیں اور قطعاً حرام ہے۔اسلام انتہا پسندی کا نام نہیں ہے۔ جولوگ اصلاح کے درس سے بے خبر ہیں وہ بے سوچے فتوے لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے نفرت جنم لیتی ہے۔ہمیں صحیح اور غلط کو واضح طور پر امت کے سامنے پیش کرنا ہوگا اور عوام کو بتانا ہوگا کے اہل سنت و جماعت کے عقائد ونظریات کیا ہیں اور جاہل لوگوں نے اس میں کس طرح اضافہ کرلیا ہے۔ اس طرح کرنے سے ہم اپنی نو جواں نسلوں کو بدعقیدہ اور جاہل ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں آج ایک طبقہ ہے جو باقائدہ طور پر مزارات اولیاء پر سجدہ کرتا ہے اور طواف بھی یہ کم علمی اور جہالت کی بنا پر کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے کچھ مشائخ اور مجاور حضرات بھی اس کو انجام دیتے ہیں اور منع نہیں کرتے ۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں اور بتائیں کہ یہ عمل آپ ﷺ کی شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے۔اور یہ حرام و نا جائز ہے۔ جولوگ قبروں

کوسجدہ کرتے ہیں وہ تعظیم کی نیت سے ہی کرتے ہیں اور نہ کے عبادت کی نیت سے۔عوام کے اندرایک بات ذہن میں بیٹھ گئی ہے کہ اس طرح تعظیم جھکنے اور سر رکھنے سے ہی صاحب مزار کا ادب مکمل ہوگا حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ قبروں کا احترام کس طرح کیا جائے یہ احادیث میں موجود ہے مثلاً قبر پر چلنا منع ہے، قبر پر بیٹھنا منع ہے، قبر پر مسجد بنانا منع ہے وغیرہ۔ جتنے بھی لوگ مزارات کوسجدہ کرتے ہیں وہ بیچارے اپنے ناقص خیال کے مطابق تعظیم کرتے ہیں۔

ضروری وضاحت: جب کوئی ان حضرات کو قبر کے سجدہ اور طواف سے روکتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ سجدہ الگ ہے اور نماز کا سجدہ الگ ہے اور ہم نے صرف مزار کو چومنے کے لئے اس طرح سے جھکا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ۔تو ان حضرات سے میری گذارش یہی ہے کہ آپ اس عمل کے نتائج پر غور کریں اور اس طرح ذہن رکھنے سے آج معاشرہ کا کیا حال ہوگیا ہے۔ کتنی بے حرمتی اور جہالتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ عمل جو نہ فرض ہے نہ واجب بلا وجہ اس کو ضروری سمجھنے کی وجہ سے بدعات وخرافات کے دروازے خود بخود کھل گئے اور امت اس کا شکار ہوگئی۔ مزارات اولیاء کا ادب کس طرح کریں اس کی تفصیل "زیارت قبور کا مسنون طریقہ" میں گذر چکی ہے۔

لیکن اسلام نے کہیں بھی اس کی اجازت نہیں دی۔ اگر کوئی شخص کسی کو سجدہ کرتا ہے یا کرواتا ہے تو دونوں گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔ مگر ہمارے

معاشرے میں ایک طبقہ ہے جوان جہالتوں کی بنا پر لوگوں پر کفر کے فتوی لگا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ قبر پرست ہیں، پیر پرست ہیں، ارواح پرست ہیں اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ۔اور پھر قرآن کی وہ آیات جو کفار اور بت پرستوں پر نازل ہوئی اس کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ حدیث کی روشنی میں ان کو خارجی کہتے ہیں۔ یہ بھی زیادتی ہے۔ بلاوجہ کسی پر کفر کا فتویٰ لگانا درست نہیں وہ اس لئے کہ کفر پلٹ بھی سکتا ہے۔ ان خارجیوں کو چاہئے کہ اصول تکفیر کی کتابوں کو پڑھیں پھر فتویٰ بازی کریں۔

امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ اور بادشاہ جہانگیر کا واقعہ

مغل بادشاہ اکبر کے بعد ان کے بیٹے جہانگیر نے تخت و تاج سنبھالا تو اس وقت بھی بادشاہ کے دربار میں آنے والوں کو تعظیمً سجدہ کروایا جاتا تھا اور یہ اُن کے یہاں آدابِ مجلس کے تحت رائج تھا۔سجدہ نہ کرنے والوں پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے تھے۔ جب یہ بات امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ کو پتہ چلی تو انہوں نے اس کا رد کیا اور بادشاہ کو نصیحت کی کہ یہ حرام و ناجائز ہے۔ جب امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ کو بادشاہ کے دربار میں بلایا گیا تو انہوں نے سجدہ نہیں کیا اور جب بادشاہ نے پوچھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تو آپؒ نے فرمایا" میں نے آج تک سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی کو سجدہ نہیں کیا اور نہ ہی کروں گا"اس بات پر بادشاہ ناراض ہوا اور آپؒ کو گرفتار کر کے گوالیار کے قلعہ میں

بند کر دیا گیا اور طرح طرح کی پریشانیوں سے آپؒ کو گذرنا پڑا۔مکمل تفصیلات کے لئے سیرت امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔یہی وہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں جنہوں نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھی توحید کی تعلیم کو لوگوں تک پہنچایا۔ یہ ہمارے لئے آج بھی زندہ مثال ہے۔مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج انہیں ولی اللہ کے نام لینے والے ان بزرگوں کی تعلیمات کو چھوڑ کر بدعات وخرافات کوانجام دے رہے ہیں۔

انہیں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ یہاں پر پیش کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو سمجھ میں آئے کہ یہ عمل سب کے نزدیک ناجائز اورحرام ہے۔اس رسالے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ عقائد اہل سنت کو عام کیا جائے اور مزارات اولیاء پر ہونے والے خرافات و بدعات کورد کیا جائے۔ یہ رسالہ چونکہ عوام کے لئے ہے ہم نے اس کو مختصر کیا ہے۔اگر کوئی شخص ان دلائل سے مطمئن نہیں ہے تو وہ فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کرے اور اپنے قریب کے علماء کرام سے رابطہ کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلاغُ الْمُبِيْنُ

(اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا)۔

قرآن اور حدیث سے دلائل

لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ(۳۳)

Sura: Baqarah, Verse:34

ترجمۂ کنزالایمان: فرمایا اے آدم بتادے انہیں سب اشیاء کے نام جب آدم نے انہیں سب کے نام بتادیئے فرمایا میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

ترجمۂ کنزالعرفان: (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔ تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

﴿ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ: میں تمہاری ظاہری و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہوں۔﴾ فرشتوں نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی اور خون ریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ خلافت کے مستحق وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ علم و فضل والی کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا۔ آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتوں کے علوم و کمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔ (بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۳، ۱/۲۹۰-۲۹۱)

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ-اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہوگیا۔

﴿ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ: آدم کو سجدہ کرو۔﴾ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالَم

روحانی وجسمانی کا مجموعہ بنایا اور فرشتوں کے لیے حصولِ کمالات کا وسیلہ بنایا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فضیلت کا اعتراف اور اپنے مقولہ ''اَتَجْعَلُ فِیْهَا'' کی معذرت بھی ہے۔ بہرحال تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور ملائکہ مقربین سمیت تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور تکبر کے طور پر یہ سمجھتا رہا کہ وہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہے اور اس جیسے انتہائی عبادت گزار، فرشتوں کے استاد اور مقربِ بارگاہِ الٰہی کو سجدہ کا حکم دینا حکمت کے خلاف ہے۔ اپنے اس باطل عقیدے، حکمِ الٰہی سے انکار اور تعظیمِ نبی سے تکبر کی وجہ سے وہ کافر ہو گیا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ قرآن پاک کی سات سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔

TAFSEER SIRAT JINAAN

سجدے سے متعلق چند شرعی احکام

اس آیت میں سجدے کا ذکر ہے اس مناسبت سے یہاں سجدے سے متعلق چند احکام بیان کیے جاتے ہیں:

(1)...... سجدے کی دو قسمیں ہیں: (۱) عبادت کا سجدہ (۲) تعظیم کا سجدہ۔ ''عبادت کا سجدہ'' کسی کو معبود سمجھ کر کیا جاتا ہے اور ''تعظیم کا سجدہ'' وہ ہوتا ہے جس سے مسجود (یعنی جسے سجدہ کیا جائے اس) کی تعظیم مقصود ہوتی ہے۔

(2)...... یہ قطعی عقیدہ ہے کہ ''سجدۂ عبادت'' اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا اور نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا۔

(3)...... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

(4)...... تعظیمی سجدہ پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں منسوخ کر دیا گیا اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ لہٰذا کسی پیر یا ولی یا مزار کو تعظیمی سجدہ کرنا حرام ہے لیکن یہ یاد رہے کہ تعظیمی سجدہ کرنے والوں پر یہ بہتان باندھنا کہ یہ معبود سمجھ کر سجدہ کرتے ہیں یہ اس تعظیمی سجدہ سے بڑا جرم ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کو مشرک و کافر کہنا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے غیرُ اللہ کو تعظیمی سجدہ کرنے کے حرام ہونے پر ایک عظیم کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے: ''اَلزُّبْدَۃُ الزَّکِیَّۃُ فِیْ تَحْرِیْمِ سُجُوْدِ التَّحِیَّۃِ'' یہ کتاب فتاویٰ رضویہ کی 22 ویں جلد میں موجود ہے اور اس کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ۔

﴿اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ: اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی۔﴾ ماں سے مراد خالہ ہے،(1) اور اس کے علاوہ بھی مفسرین کے اس بارے میں کئی اقوال ہیں۔

Sura: Yusuf, Verse:100

﴿اُدْخُلُوْا مِصْرَ: تم مصر میں داخل ہو جاؤ۔﴾ یہاں داخل ہونے سے خاص شہر میں داخل ہونا مراد ہے یعنی شہر مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہر ناپسندیدہ چیز سے امن وامان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔(2)

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًاۚ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ٘ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّاؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب اس کے لیے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بے شک وہی علم و حکمت والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور بیشک اس نے مجھ پر

(1) ......خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۹، ۳/ ۴۵۔

(2) ......جلالین مع صاوی، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۹، ۳/ ۹۸۱، ملخصاً۔

احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں نا چاقی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے، بیشک وہی علم والا ،حکمت والا ہے۔

﴿وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ: اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔﴾ جب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے اور دربارِ شاہی میں اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے والدین کو بھی اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا، اس کے بعد والدین اور سب بھائیوں نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کیا۔ یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور تھا اور ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ (1)

یاد رہے کہ سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تعظیمی بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ سجدۂ تعظیمی کی حرمت سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ کی **22** ویں جلد میں موجود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کا رسالہ ’’اَلزُّبْدَۃُ الزَّکِیَّۃُ فِیْ تَحْرِیْمِ سُجُوْدِ التَّحِیَّۃِ‘‘ (غیرُ اللہ کے لئے سجدۂ تعظیمی حرام ہونے کا بیان) مطالعہ کیجئے۔

﴿وَقَالَ: اور یوسف نے کہا۔﴾ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب انہیں سجدہ کرتے دیکھا تو فرمایا: اے میرے باپ! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بچپن کی حالت میں دیکھا تھا۔ بیشک وہ خواب میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے بیداری کی حالت میں سچا کردیا اور بیشک اس نے قید سے نکال کر مجھ پر احسان کیا۔ اس موقع پر حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کنوئیں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو۔ مزید فرمایا کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں حسد کی وجہ سے نا چاقی کروادی تھی تو اس کے بعد میرا رب عَزَّوَجَلَّ آپ سب کو گاؤں سے لے آیا۔ بیشک میرا رب عَزَّوَجَلَّ جس بات کو چاہے آسان کردے، بیشک وہی اپنے تمام بندوں کی ضروریات کو جاننے والا اور اپنے ہر کام میں حکمت والا ہے۔

TAFSEER SIRAT JINAAN

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات

تاریخ بیان کرنے والے علما فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے فرزند حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں اور خوش حالی کے ساتھ رہے، جب وفات کا وقت

(1) ......مدارک، یوسف، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ص ۵۴۵۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا اگر تم اس کے بندے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔﴾ اس سے پہلے آیت نمبر 33 میں بیان ہوا کہ سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے اور اب اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرت اور حکمت پر دلالت کرنے والی چیزوں کو بیان کیا جارہا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا اس کی ذات وصفات پر دلالت کرنے والی چیزوں کو بیان کرنے کے ذریعے بھی ہوتا ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ رات، دن، سورج اور چاند سب اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت، اس کی رُبوبیت اور وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیاں ہیں، تو تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو کیونکہ یہ دونوں مخلوق ہیں اور اپنے خالق کے حکم سے مُسخّر ہیں اور جو اس طرح مُسخّر ہو وہ عبادت کا مستحق نہیں ہو سکتا اور تم اس اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے رات، دن سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے اور وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہو تو اس کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہ کرو۔ (1)

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ

(1) تفسیر کبیر، فصلت، تحت الآیۃ: ۳۷، ۹/۵۶۵-۵۶۶، خازن، فصلت، تحت الآیۃ: ۳۷، ۴/۸۶، روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ۸/۲۶۵، ملتقطاً۔

طرف سے (اترا) ہے حالانکہ وہ نہیں ہے اللہ کے پاس سے اور وہ کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ جان بوجھ کر"۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عوفی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہاں لَفَرِيقًا سے مراد یہودی ہیں، وہ کتاب اللہ میں اس چیز کا اضافہ کر دیتے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نازل نہیں کیا ہوتا تھا (1)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے يَلْوُنَ أَلْسِنَتَهُمْ سے مراد ہے کہ وہ تحریف کرتے ہیں (2)۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ تورات اور انجیل اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں نازل فرمایا، اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں لیکن وہ تحریف اور تاویل کے ساتھ گمراہ کرتے تھے اور ان کے پاس ایسی کتابیں تھیں جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے اور کہتے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾

"نہیں ہے مناسب کسی انسان کے لئے کہ (جب) عطا فرما دے اسے اللہ تعالیٰ کتاب اور حکومت اور نبوت تو پھر وہ کہنے لگے لوگوں سے کہ بن جاؤ میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر (وہ تو یہ کہے گا کہ) بن جاؤ اللہ والے اس لئے کہ تم دوسروں کو تعلیم دیتے رہتے تھے کتاب کی اور بوجہ اس کے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے تھے۔ اور وہ (مقبول بندہ) نہیں حکم دے گا تمہیں اس بات کا کہ بنا لو فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا (تم خود سوچو) کیا وہ حکم دے سکتا ہے تمہیں کفر کرنے کا بعد اس کے کہ تم مسلمان بن چکے ہو"۔

امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجران کے وفد کے ہمراہ یہود و نصاریٰ کے علماء اکٹھے ہوئے اور حضور ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو ابو رافع قرظی نے آپ ﷺ سے کہا اے محمد ﷺ کیا آپ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 377 2۔ ایضا

ہم آپ کی عبادت کریں جس طرح نصرانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں؟ اہل نجران میں سے ایک نصرانی نے کہا جسے رئیس کہا جاتا اے محمد کیا آپ ہم سے اسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کریں یا ہم غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیں، نہ مجھے اس مقصد کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ ہی مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے قول کے حوالے سے یہ ارشاد فرمایا(1)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے یہودیوں میں سے کچھ لوگ اپنے رب کو چھوڑ کر لوگوں کی عبادت کرتے تھے اس کی صورت یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ کے احکام میں تحریف کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کہ کسی بندے کو زیبا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب، حکم اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس کے برعکس لوگوں کو حکم دیتا ہے(2)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن البصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اسی طرح سلام پیش کرتے ہیں جس طرح ہم ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے نبی کی تعظیم بجالاؤ اور اس کے اہل کا حق پہچانو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو سجدہ مناسب نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربّٰنِيّٖن کی وضاحت میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد فقہاء اور معلمین ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ربانیین سے مراد حلیم، عالم اور حکیم ہے(3)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ربانیین کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد علماء وفقہاء ہیں(4)۔

امام ابن جریر نے حضرت عوفی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حکماء فقہاء ہیں(5)۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حکماء وعلماء ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد فقہاء وعلماء ہیں، یہ احبار سے رتبہ میں بلند تھے(6)۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حکماء ومتقی لوگ ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابوزید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ربانیون سے مراد یہ ہے جو لوگوں کی تربیت کرتے اس

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 378 | 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 379 | 3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 381
4۔ ایضاً | 5۔ ایضاً | 6۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 380

TAFSEER: DURR-E-MANSOOR BY IMAM JALALUDDIN SUYOOTI.
FOR VERSE No. 80 (CH: SURA AL IMRAN)

کلامھم کما سیأتی بعونہ عزوجل۔	ایک تنازع کی جگہ ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی عزت والے اور بڑی شان والے کی مدد سے عنقریب آئے گا(ت)

بہر حال آیہ کریمہ میں ایک طریقہ تجوز ہے لہٰذا امام خاتم الحفاظ نے دونوں شان نزول برابر رکھیں اور شک نہیں کہ ایک ایک آیت کے لئے کئی کئی شان نزول ہوتے ہیں اور قرآن کریم اپنے جمیع وجوہ پر حجت ہے کما فی التفسیر الکبیر وشرح المواھب للزرقانی وغیرھما (جیسا کہ تفسیر کبیر اور شارح مواہب الزرقانی وغیرہما میں ہے۔ت) تو قرآن عظیم نے ثابت فرمایا کہ سجدہ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے والعیاذ باللہ تعالٰی صحابہ کرام نے حضور کو سجدہ تحیت کی اجازت چاہی اس پر ارشاد ہوا کیا تمہیں کفر کا حکم دیں، معلوم ہوا کہ سجدہ تحیت ایسی قبیح چیز ایسا سخت حرام ہے جسے کفر سے تعبیر فرمایا: جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے سجدہ تحیت کا یہ حکم ہے پھر اوروں کا کیا ذکر۔ واللہ الہادی۔

فصل دوم: چالیس حدیثوں سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت

حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آئی ہے۔ ائمہ وصلحاء نے رنگ رنگ کی چہل حدیثیں لکھی ہیں ہم بتوفیقہ تعالٰی یہاں غیر خدا کو سجدہ حرام ہونے کی چہل حدیث لکھتے ہیں یہ حدیثیں دو نوع:

نوع اول: سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت۔

حدیث عــہ اول: جامع ترمذی وصحیح ابن حبان وصحیح مستدرک ومسند بزار وسنن بیہقی میں ابوہریرہ

عــہ: رأیتہ فی جامع الترمذی وغیرہ فی الدر المنثور[1] تحت قولہ عزوجل الرجال قوامون علی النساء للبزار والحاکم والبیھقی وفی نکاح والترغیب.[2] وذیل الجامع[3] الصغیر لابن حبان اقتصر فی ھذا علی مرفوعہ مشیا من الکتاب علی موضوعہ ووقع فی کنز العمال[4] رمزن للنسائی وھو تصحیف للترمذی ۱۲منہ۔	میں نے یہ حدیث جامع ترمذی میں دیکھی ہے اور اس کو در منثور نے آیہ کریمہ "الرجال قوامون علی النساء" کی تفسیر میں بزار حاکم اور بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے اور ترغیب کے باب نکاح اور جامع صغیر کے ذیل میں اس کو ابن حبان کی طرف منسوب کیا اور اس میں صرف مرفوع حصہ پر اقتصار کیا ہے اپنی کتاب کے موضوع کے مطابق اور کنز العمال میں رمزن نسائی واقع ہے حالانکہ یہ رمزت کی جگہ ن کو ذکر کردیا گیا ہے یعنی ترمذی کے بجائے غلطی سے نسائی کا رمز کردیا ہے۔ ۱۲منہ (ت)

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

[1] الدر المنثور تحت آیۃ الرجال قوامون الخ ۲/ ۱۵۲

[2] الترغیب والترھیب حدیث ۱۹ ۳/ ۵۳

[3] کنز العمال حدیث ۴۴۷۹۳ ۱۹/ ۳۳۶

[4] کنز العمال حدیث ۴۴۷۷۳ ۱۹/ ۳۳۲

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجۃ قال لوکان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا اذا دخل علیھا لما فضلہ اللہ علیھا ھذا لفظ البزار[1] والحاکم والبیہقی وعند الترمذی المرفوع منہ بلفظ لوکنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا[2]۔	ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ شوہر کا عورت پر کیا حق ہے۔ فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ وہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے یہ الفاظ بزرر، حاکم اور بیہقی کے ہیں۔ امام ترمذی کے ہاں مرفوع الفاظ یہ ہیں کہ اگر کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم فرماتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے۔ (ت)

حدیث[عہ] دوم: بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی:

قال دخل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حائطا فجاء بعیر فسجد لہ فقالوا ھذہ بھیمۃ لاتعقل سجدت لك ونحن نعقل فنحن ان نسجد لك فقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لبشر ان یسجد بشر لو صلح لامرت المرأۃ	حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یہ بے عقل چوپایہ ہے اس نے حضور کو سجدہ کیا ہم تو عقل رکھتے ہیں ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے

عـــہ: شروح الشفاء الخفاجی والقاری ومناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء للامام خاتم الحافظ ۱۲ منہ۔	شفاء شریف کی شروح خفاجی اور قاری کی اور مناہل الصفا تخریج احادیث الشفاء امام خاتم الحفاظ کی۔ ۱۲ منہ (ت)

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

---

[1] کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث ۱۴۶۶ باب حق الزوج علی زوجتہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۱۷۸، المستدرك للحاکم کتاب النکاح ۲/ ۱۸۹ والترغیب والترھیب بحوالہ البزار والحاکم ۳/ ۵۳

[2] جامع الترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی الزوج علی المرأۃ امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۳۸

ان تسجد لزوجہا لمالہ من الحق علیہا[1]۔	آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

امام جلال الدین سیوطی نے مناہل الصفا میں فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

حدیث سوم[عـــہ]: احمد و نسائی و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال کان اھل بیت من الانصار لھم جمل یسنون علیہ وانہ استصعب علیھم (فذکر القصۃ الی قولہ) فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خر ساجدا بین یدیہ فقال لہ اصحابہ یارسول اللہ ھذہ بھیمۃ لاتعقل تسجد لك ونحن نعقل فنحن احق ان	یعنی انصار میں ایک گھر کا آبکشی کا اونٹ بگڑ گیا کسی کو پاس نہ آنے دیتا کھیتی اور کھجوریں پیاسی ہوگئیں۔ سرکار میں شکایت عرض کی، صحابہ سے ارشاد ہوا چلو باغ میں تشریف فرما ہوں۔ اونٹ اس کنارے پر تھا حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف چلے۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ بورانے (باؤلے) کتے کی طرح ہوگیا ہے مبادا حملہ کرے۔ فرمایا ہمیں اس کا اندیشہ نہیں۔ اونٹ حضور کو دیکھ کر

عـــہ: عزاہ لاحمد فی الدرالمنثور[2] ولہ للنسائی فی المواھب[3] وفی الترغیب البزار قال المنذری رواہ النسائی مختصرا[4] اھ ورأیتہ لابی نعیم فی دلائل النبوۃ ووقع فی کنزالعمال[5] رمز ت للترمذی وھو تصحیف ن للنسائی عکس ماسبق علقہ الترمذی عن کثیرین تحت حدیث ابی ھریرۃ الاول منھم الانس رضی اللہ تعالٰی عنھم ۱۲ منہ غفرلہ۔	در منثور میں احمد اور مواہب میں محمد اور نسائی کی طرف منسوب ہے اور ترغیب میں بزار کا اضافہ ہے۔ امام منذری نے کہا اور اس کو نسائی نے مختصرا روایت کیا ہے اھ اور میں نے ابو نعیم کی دلائل النبوۃ میں دیکھا اور گزشتہ غلطی کے برعکس یہاں غلطی ہے اس کو ترمذی نے ابو ہریرہ کی حدیث کے تحت حضرات سے بطور تعلیق روایت کیا ہے ان حضرات میں پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہم ہیں۔ ۱۲ منہ (ت)

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

[1] مجمع الزوائد بحوالہ احمد و البزار باب فی معجزاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ دار الکتب بیروت ۹/ ۱۳، ۱۷، نسیم الریاض فصل فی الآیات فی ضروب الحیوانات ۳/ ۸۰، ۸۱ و شرح الشفاء لملا علی قاری علی ہامش نسیم الریاض ۳/ ۸۰

[2] الدر المنثور ۴/ ۱۵۴

[3] المواہب اللدنیہ معجزات کلام الحیوانات ۲/ ۵۳۹

[4] الترغیب والترہیب حدیث ۲۰ ۳/ ۵۵

[5] کنز العمال حدیث ۳۲۷۷۷ ۱۱/ ۳۳۳

تسجد لله قال لایصلح لبشران یسجد لبشرولو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه علیها[1] وعند النسائی مختصرًا۔	چلا اور قریب آکر حضور کے لئے سجدہ میں گرا حضور نے اس کے ماتھے کے بال پکڑ کر کام میں دے دیا وہ بکری کی طرح ہو گیا (آگے وہی ہے کہ) صحابہ نے عرض کی ہم تو ذی عقل ہیں ہم زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا آدمی کو لائق نہیں کہ کسی بشر کو سجدہ کرے ورنہ میں عورت کو مرد کے سجدے کا حکم فرماتا۔

امام منذری نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے راوی مشاہیر ثقہ۔

حدیث چہارم: امام احمد و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال دخل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حائطا الانصار ومعہ ابوبکر وعمر فی رجال من الانصار وفی الحائط غنم فسجدن لہ فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق بالسجود لك من ھذہ الغنم قال انہ لاینبغی فی امتی ان یسجد احد لاحد ولو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد	حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق و فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالٰی عنہم ہمرکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور کو سجدہ کیا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، تو فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔
عہ: عزاہ فی المواھب[2] لابی محمد عبداللہ بن حامد الفقیہ فی کتاب دلائل النبوۃ لہ فقال الزرقانی مایعد المصنف التجوز فقد رواہ احمد والبزار[3] وکذلك عزاہ لھما الامام السیوطی فی مناھل الصفا فی تخریج حدیث الشفاء ورأیتہ لابی نعیم فی دلائل النبوۃ والیہ عزا فی الخصائص[4] ۱۲ منہ۔	مواہب میں اس کو ابو محمد بن عبداللہ بن حامد فقیہ کی کتاب دلائل النبوۃ کی طرف منسوب کیا ہے تو زرقانی نے کہا مصنف کا مجازًا ذکر ہے۔ تو اس کو احمد اور بزار نے روایت کیا اور یونہی امام سیوطی نے مناھل الصفا میں ان دونوں کی طرف منسوب کیا اور میں نے اس کو ابو نعیم کی دلائل النبوۃ میں دیکھا ہے اور امام السیوطی نے خصائص میں اس کی طرف منسوب کیا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثانی والعشرون الجزء الثانی عالم الکتب بیروت ص ۱۳۷، مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۱۵۹۔ ۱۵۸

[2] المواہب اللدنیہ ۲/ ۵۵۱

[3] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ۵/ ۱۳۳

[4] الخصائص الکبرٰی ۲/ ۲۶۵

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

لامرت المرأة ان تسجد لزوجها[1]۔	اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کو سجدے کا حکم فرماتا۔

ملا علی قاری نے شرح الشفاء امام قاضی عیاض میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث پنجم: بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

بینما نحن قعود مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا تاہ ات فقال یا رسول اللہ ناضح آل فلان قد ابق علیہم فنھض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (فذکر القصۃ وفیہ سجود البعیر لہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) قال فقال اصحابہ یا رسول اللہ بھیمۃ من البھائم تسجد لك لتعظیم حقك فنحن احق ان تسجد لك قال لا لو کنت آمرا احدا من امتی ان یسجد بعضھم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن[2]۔	ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے آکر عرض کی فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور! اس کے پاس نہ جائیں۔ حضور تشریف لے گئے اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اس کا سجدے میں گرنا صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا: نہیں اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

حدیث ششم: احمد مسند اور حاکم مستدرک اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی ابو نعیم دلائل النبوۃ اور بغوی شرح سنہ میں یعلی بن مرۃ ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال خرج النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم	ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] نسیم الریاض فصل فی الآیات فی ضروب الحیوانات مرکز اہلسنت برکات رضا عجزات للھند ۳/ ۸۰، دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثامن والعشرون ذکر سجود البھائم عالم الکتب بیروت الجزء الثانی ص ۱۳۵

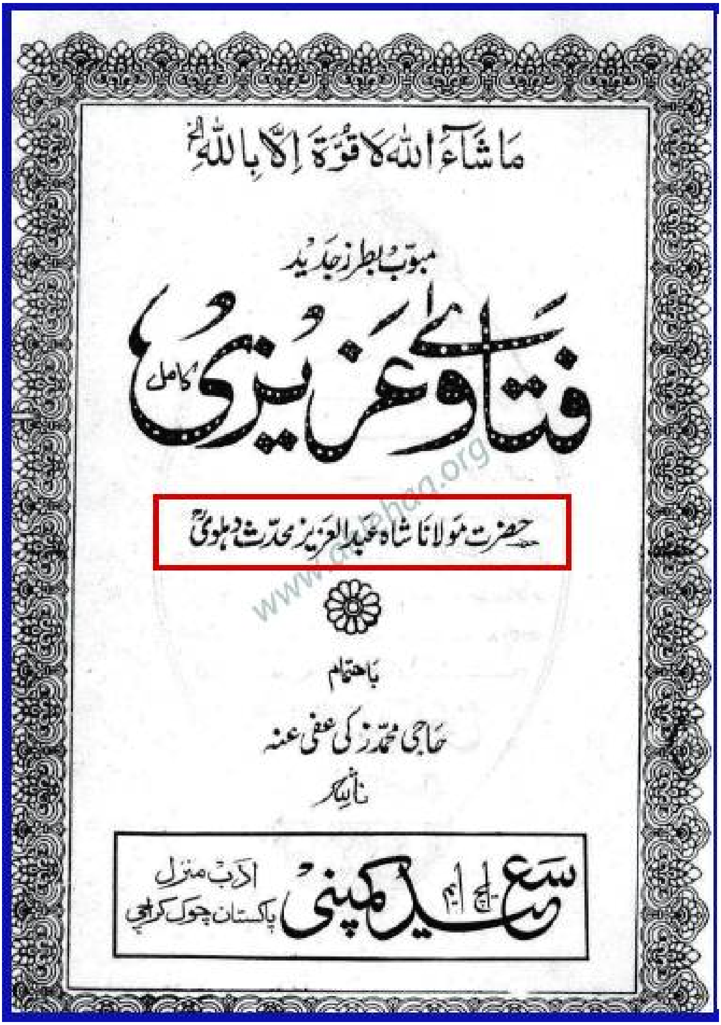
[2] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثامن والعشرون ذکر سجود البھائم عالم الکتب بیروت الجزء الثانی ص ۱۳۷

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

مختلف مکاتب فکر کے فتاویٰ

فتاویٰ اہل سُنّت



مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

مبوب بطرز جدید

فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

باہتمام

حاجی محمد زکی عفی عنہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

سوال : قبر کا طواف کرنا کفر ہے یا نہیں اور جو شخص قبر کا طواف کرے۔ اس کو کافر کہنا چاہئیے یا نہیں۔!

جواب : طواف کرنا صالحین اور اولیاء کی قبر کا بلاشبہ بدعت ہے۔ اس واسطے کہ سابق زمانہ میں نہ تھا۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ بدعت حرام ہے یا مباح۔ فقہ کی بعضے کتابوں میں مباح لکھا ہے اور اصح یہ ہے کہ مباح نہیں۔ اس واسطے کہ بت پرستوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ بتوں کے گرد اگرد یہ عمل کرتے تھے۔ اور مباح نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ شرع میں طواف کا حکم صرف کعبہ شریف کے بارے میں وارد ہے اور یہ سمجھنا خوب نہیں کہ بزرگوں کی قبر کعبہ شریف کے مانند ہے۔ یہ بھی نہایت قبیح ہے کہ جو شخص یہ عمل کرے اس کو کافر کہا جائے اور دائرۂ اسلام سے اس کو خارج سمجھا جائے۔ یہ بھی نہایت قبیح ہے کہ جو شخص ایسے شخص کو کافر کہے اس کو کافر کہا جائے۔

سوال : بزرگوں کی روح سے استمداد کرنا کیسا ہے؟

جواب : بزرگوں کی روح سے استمداد حاصل کرنے کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ایک قسم یہ ہے کہ اس طریقہ سے زندہ بزرگان دین سے بھی استمداد کرتے ہیں۔ اور وہ طریقہ یہ ہے کہ یہ سمجھے کہ ان بزرگان کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اور اکثر قبول ہوتی ہے۔ اور اس خیال سے ان کو اپنے مطالب کی درخواست کیلئے واسطہ قرار دیوے اور صرف یہ سمجھے کہ یہ بزرگان صرف واسطہ اور بمنزلہ آلہ کے ہیں۔ اور اس کے سوا اور کوئی دوسرا خیال نہ کرے کہ معاذ اللہ یہ بزرگان قادر مطلق ہیں۔ بلکہ ان کو صرف بمنزلہ عینک کے سمجھے اور یہ بلاشبہ جائز ہے۔

۲۔ دوسری قسم یہ ہے کہ مستقل طور پر اپنی مراد بزرگان دین سے چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ مراد حاصل کرا دینے میں یا خود مراد پوری کرنے میں انکو بالاستقلال اختیار ہے۔ اور یہ جانے کہ یہ بزرگان حق تعالٰے کے قرب کا ایسا مرتبہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کی تدبیر کو اپنی مرضی کے تابع کر سکتے ہیں۔ اور یہی طریقہ ہے کہ عوام جس طریقہ سے استمداد کرتے ہیں یعنی عوام اسی طریقہ سے بزرگان دین وغیرہ سے مدد چاہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ خالص شرک ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ کے مشرکین اس سے زیادہ اور کوئی دوسرا امر اپنے بتوں کے حق میں اعتقاد نہ رکھتے تھے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ یہ حدیث ہے۔

إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا بِأَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

یعنی جب تم کسی امر میں متحیر ہو جاؤ تو چاہئیے کہ اصحاب قبور سے مدد چاہو۔

تو فی الواقع یہ حدیث نہیں بلکہ کسی بزرگ کا قول ہے اور اس قول کے چند معانی ہیں۔ ایک معنی یہ ہیں کہ جب

یعنی منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کپڑا پہناؤ پتھر اور رسی کو۔ واللہ اعلم

سوال : کوئی بت پرست بت سے مدد چاہتا تھا۔ کسی عالم نے اس کو منع کیا کہ شرک مت کرو تو بت پرست نے کہا کہ اگر میرا عقیدہ یہ ہو کہ بت خدا کا شریک ہے اور اس وجہ سے اس کی پرستش کروں۔ تو البتہ یہ شرک ہے اور اگر میرا اعتقاد یہ ہے کہ بت مخلوق ہے اور اس کی پرستش کروں تو یہ کیوں شرک ہوگا۔ اس عالم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں متواتر آیا ہے کہ غیر خدا سے مدد نہ چاہو۔ تو بت پرست نے کہا کہ آدمی ایک دوسرے سے کیوں سوال کرتے ہیں تو عالم نے کہا کہ آدمی زندہ ہیں۔ ان سے سوال منع نہیں اور تیرے بت مثلاً کنھیا اور کالکا وغیرہ مردہ ہیں۔ یہ کسی چیز پر قادر نہیں۔ تو بت پرست نے کہا کہ تم لوگ اہل قبور سے مدد اور شفاعت چاہتے ہو۔ تو اس سے لازم آتا ہے کہ تم بھی شرک کرتے ہو۔ حاصل کلام تم لوگ اہل قبور کو جیسا جانتے ہو ویسا ہی ہم لوگ کنھیا اور کالکا کی تصویر کو سمجھتے ہیں۔ ظاہر انہ اہل قبور میں کچھ قوت ہے نہ بت میں ہے اور اگر تمہارا کلام یہ ہے کہ اہل قبور میں باطنی قوت ہے۔ اس وجہ سے ان لوگوں سے حاجت روائی ہوتی ہے تو بتوں سے بھی اکثر حاجت روائی ہو جاتی ہے۔ اور اگر تم لوگ یہ کہو کہ ہم لوگ اہل قبور سے صرف یہی کہتے ہیں کہ خدا سے ہمارے واسطے شفاعت کرو تو میں بھی بتوں سے ایسی ہی شفاعت چاہتا ہوں۔

کی پرستش سے کیوں باز آئیں گے؟

جواب : اس سوال کے چند مقامات میں شبہ واقع ہوا ہے۔ ان مقامات سے خبردار ہونا چاہیئے۔ اس وقت انشاء اللہ تعالےٰ اس سوال کا جواب بفضلہٖ تعالیٰ واضح ہو جائیگا۔

۱۔ اول یہ کہ مدد چاہنا دوسری چیز ہے اور پرستش دوسری چیز ہے۔ عوام مسلمانوں میں یہ نقصان ہے کہ وہ لوگ خلاف شرع طور سے اہل قبور سے مدد چاہتے ہیں۔ مگر وہ بھی پرستش نہیں کرتے۔ اور بت پرست لوگ بت سے مدد بھی چاہتے ہیں اور پرستش بھی کرتے ہیں۔ پرستش سے مراد یہ ہے کہ کسی کو سجدہ کرے یا کسی چیز کی عبادت کی نیت سے اس چیز کا طواف کرے۔ یا بطریق تقرب کے کسی کے نام کا وظیفہ کرے یا اس کے نام سے کوئی جانور ذبح کرے یا اپنے کو کسی کا بندہ کہے۔ اور جو جاہل مسلمان اہل قبور کے ساتھ ایسا کوئی امر کرے۔ یعنی مثلاً اہل قبور کو سجدہ کرے۔ تو وہ فی الفور کافر ہو جائیگا۔ اور اسلام سے خارج ہو جائیگا۔

تو اس کے وارثوں کو چاہیئے کہ پہلے غسل یا وضو یا تیمم کے ذریعہ سے بخوبی پاک کریں اور اس کو چارپائی پر قبلہ رُو لٹا دیویں۔ اور اس کے نزدیک نشست و شو وغیرہ کر کے پاک صاف کر دیویں اور اس کے نزدیک گلاب چھڑکیں اور عطر و خوشبو سے معطر کریں اور دنیا اور باقیماندہ لوگوں کا ذکر و فکر اس کے سامنے موقوف کریں۔ گریہ و زاری ہرگز نہ کریں اور زن و فرزند وغیرہ اس کے متعلقین کو اس کے رُو برُو نہ کریں۔ اگر وہ خود یاد کرے تو وہ ایک مرتبہ ان لوگوں کو اس کے سامنے لے آویں اور اس کے سامنے ہمیشہ کلمہ اور استغفار بلند آواز میں پڑھتے رہیں۔ تاکہ خود اس کو یاد آجائے اور وہ بھی پڑھے۔ اور اس کو تاکید کرے کہ کلمہ اور استغفار پڑھو بلکہ خود وقتاً فوقتاً کلمہ اور استغفار بلند آواز سے پڑھا کریں تاکہ اس کو یاد آئے اور قبر کی سختی اور حساب کا خوف اور آخرت کی شدت اس کے سامنے ذکر نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کا ذکر کریں۔ اور گناہوں کی بخشش کا تذکرہ کریں اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر کریں کہ قلیل اعمال بھی قبول ہو جاتا ہے اور ارواح صالحین خصوصاً مشائخ اور پیران طریقت کا تذکرہ اس کے رُو برُو کریں اور وہ امور ذکر کریں کہ اس سے گنہگاروں کے گناہ زائل ہوتے ہیں تاکہ خوف پر اس کی امید غالب ہو۔ اور وہ جو کچھ وصیت کرے۔ وہ خوش دلی سے قبول کریں۔ اور ضامن ہو جائیں کہ یہ وصیت ضرور ضرور بجا لائیں گے۔ تاکہ اس کا دل متردد نہ ہو۔ اور اس کے رُو برُو سورۂ یٰسین اور سورۂ الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھیں اور گاہ گاہ سورتیں اور آیات قرآنی پڑھا کریں۔ (ماخوذ از رسالہ فیض عام)

سوال: زیارت قبور کی ترکیب ارشاد ہو۔

جواب: جب عوام مؤمنین کی قبر کی زیارت کے لئے جائیں۔ تو پہلے قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کے سینہ کے سامنے منہ کر کے اور سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھے۔ اور جب مقبرہ میں جائے تو یہ کہے:۔

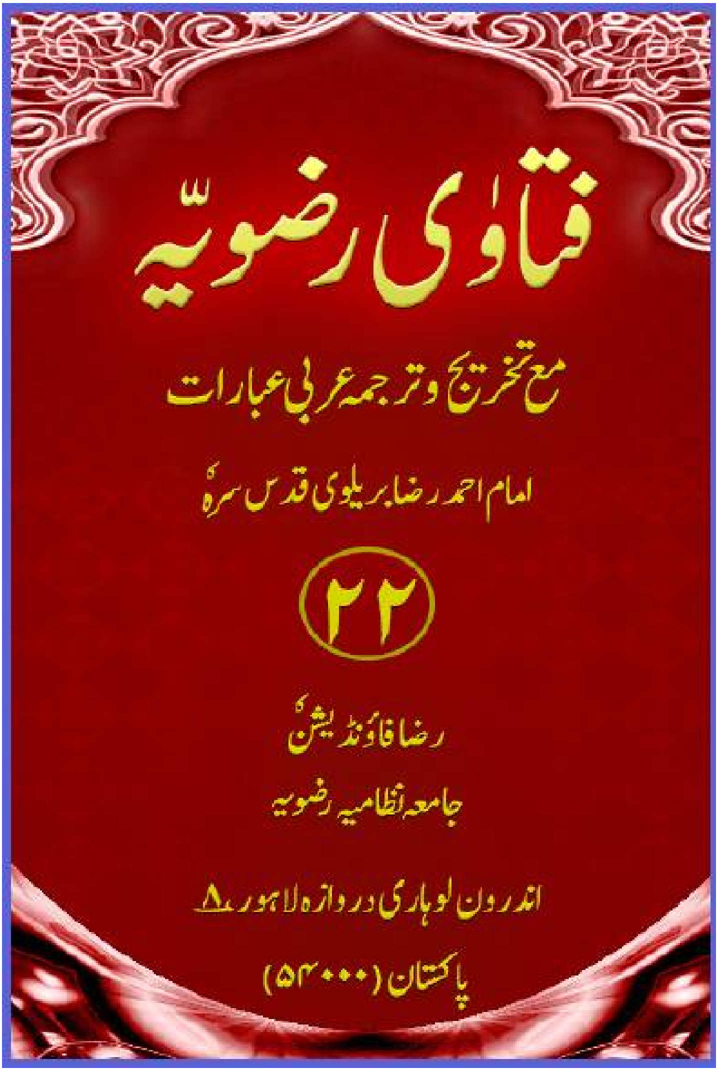
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ ترجمہ: یعنی سلام ہے تم لوگوں پر اے اہل دیار مؤمنین اور مسلمین سے بخشش فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں اور تمہارے حق میں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

اور اگر منجملہ اولیاء اور صلحاء کے کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کے لئے جائے تو چاہیئے کہ اس بزرگ کے سینہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور اکیس مرتبہ چار ضرب سے پڑھے:۔

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ

اور سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر تین مرتبہ پڑھے اور دل سے خطرات کو دُور کر کے اور دل کو اس بزرگ کے سینہ کے سامنے رکھے تو اس بزرگ کی رُوح کی برکات زیارت کرنے والے کے دل میں پہنچیں گے۔ (ماخوذ از رسالہ فیض عام)

سوال: یہ دریافت کرنے کی ترکیب ارشاد ہو کہ صاحب قبر کامل ہے یا نہیں اور جب صاحب قبر کامل


فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۲۲
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۳۷ھ

(سجدۂ تعظیمی کے حرام ہونے کے بارے میں پاکیزہ مکھن)

الجواب:

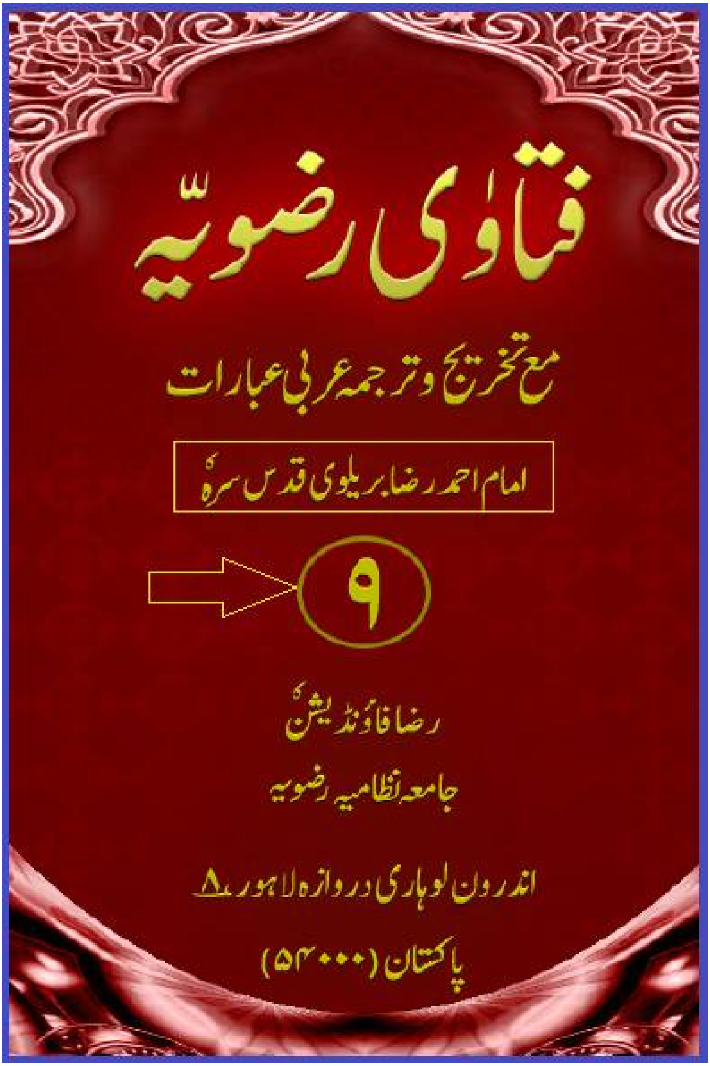
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد یامن خشعت لہ القلوب وخضعت لہ الاعناق وسجدت لہ الجباہ* وحرم السجود فی ھذا الدین المحمود* والشرع المسعود* لمن سواہ* صل وسلم وبارک علی اکرم من سجد للہ لیلا ونھارا* وحرم السجود لغیرک تحریما جھارا* وعلی الہ وصحبہ الفائزین بخیرہ* الذین لم یشن اللہ وجوھھم بالخرور بغیرہ* نورنا اللہ بانوارھم* ووفقنا لاتباع اٰثارھم* اٰمین۔ 1. Various Quranic Verses 2. 40 Ahadiths 3. 100+ References from Fuqaha'a. Full Risala Has About 113 Pages which cannot be attached here fully.	اے اللہ! تعریف وتوصیف تیرے لئے ہے۔اے وہ ذات کہ جس کے لئے دل عاجز ہوگئے۔(یعنی ان میں فروتنی پیدا ہوگئی) اور اس کے لئے گردنیں جھک گئیں اور پیشانیاں سجدہ ریز ہوگئیں۔اور اس اچھے دین اور باسعادت شریعت میں اس کے سوا کسی غیر کو سجدہ حرام ہوگیا۔اے اللہ! درود وسلام اور برکت نازل فرما اس مقدس ہستی پر جو ان لوگوں میں سب سے بڑے کریم ہیں۔جنھوں نے رات دن تجھے سجدہ کیا۔اور تیرے سوا کسی دوسرے کو واضح طور پر سجدہ کرنا حرام فرمایا۔اور ان کی آل اور ساتھیوں پر(نیز درود وسلام اور برکات نازل ہو) جو اس کی بھلائی میں کامیاب ہوگئے۔وہ ایسے ہیں کہ کسی غیر کے آگے گرنے سے۔اللہ تعالٰی نے ان کے چہروں کو عیبناک نہیں کیا۔اللہ تعالٰی ہمیں ان کے انوار سے روشن فرمائے اور ہمیں ان کے نشانات قدم پر چلنے کی توفیق دے۔اے اللہ! ہماری یہ دعا قبول فرمائیے!(ت)

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔اس کے غیر کو سجدہ عبادت یقینا اجماعا شرک مہین وکفر مبین اور سجدہ تحیت حرام وگناہ کبیرہ بالیقین اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علمائے دین

Page 429 of 692

ایک جماعت فقہاء سے تکفیر منقول اور عند التحقیق وہ کفر صوری پر محمول۔کما سیأتی بتوفیق المولی سبحنہ وتعالی (جیسا کہ اللہ تعالٰی پاک و برتر کے توفیق دینے سے عنقریب یہ مسئلہ آئے گا۔ت) ہاں مثل صنم وصلیب وشمس وقمر کے لئے سجدے پر


فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۹
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سنت ہے۔ اور اہلسنت کو ان کی میراث ملی، وللہ الحمد۔

تنبیہ: سب سے زائد اہم بات یہ ہے کہ زید صاحب سمجھیں تو بہت کچھ حق مانیں، ہدایت کے شکر گزار ہوں یہ کہ تحریر زید کا خاتمہ کلمہ سخت شنیع وشتم فظیع پر ہوا کہ "اس قدر وعید کے بعد بھی کوئی شخص اس میں کٹ حجتی کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قبر میں تصفیہ کے قابل موسٰی بدین خود عیسٰی بدین خود۔" زید نے دو فریق بنائے ایک کہ حق پر بتایا اور دوسرے کو کٹ حجتی کرنے والا، وعید الٰہی کے مقابل ہٹ دھرمی سے پیش آنے والا۔ اور اس پر مثال وہ ڈھادی کہ موسٰی بدین خود اور عیسٰی بدین خود، اس تمثیل کی تطبیق کی جائے تو معاذ اللہ جو حاصل نکلے اس کے قہر وخباثت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے، ایسی جگہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر سخت جرأت وگستاخی وبد زبانی و دریدہ دہنی ہے۔ توبہ فرض ہے اور اللہ تعالٰی ہادی،

وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ وبارک وسلم۔ واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی ہمارے آقا مولٰی حضرت محمد، ان کی آل، ان کے اصحاب، ان کے فرزند اور ان کی جماعت پر درود وسلام اور برکت نازل فرمائے، اور خدائے پاک برتر خوب جاننے والا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۵۰: از بنارس تھانہ بھلو پورہ محلہ احاطہ روہیلہ مرسلہ حافظ عبدالرحمن رفو گر ۲۸ محرم ۱۳۳۲ھ

حضرت کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ بزرگوں کے مزار پر جائیں تو فاتحہ کس طرح سے پڑھا کریں اور فاتحہ میں کون کون سی چیزیں پڑھا کریں؟

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم حافظ صاحب کرم فرما سلّمکم، مزار شریفہ پر حاضر ہونے میں پائنتی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز بادب عرض کرے السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار، پھر درود غوثیہ سات بار، اور وقت فرصت دے تو سورہ یٰسٓ اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر پہنچا، پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے

اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ: از قادری گنج ضلع بیر بھوم ملک بنگال مرسلہ سید ظہور الحسن صاحب قادری رزاقی مرشدی کرنالی ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ

پیر مرشد کے مزار کا طواف کرنا، اور مزار کی چوکھٹ کو بوسہ دینا اور آنکھوں سے لگانا اور مزار سے اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ کے، ہاتھ باندھے ہوئے واپس آنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

مزار کا طواف کہ محض بہ نیت تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانہ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ دینا نہ چاہئے، علماء اس میں مختلف ہیں۔ اور بہتر بچنا، اور اسی میں ادب زیادہ ہے آستانہ بوسی میں حرج نہیں، اور آنکھوں سے لگانا بھی جائز کہ اس سے شرع میں ممانعت نہ آئی۔ اور جس چیز کو شرع نے منع نہ فرمایا منع نہیں ہو سکتی قال اللہ تعالٰی اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ[1] (اللہ کا ارشاد ہے: حکم نہیں مگر اللہ کا۔ت) ہاتھ باندھے الٹے پاؤں واپس آنا ایک طرز ادب ہے، اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں، ہاں اگر اس میں اپنی یا دوسرے کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔ **واللہ تعالٰی اعلم**

مسئلہ ۱۴۳: مزارات اولیائے کرام علیہم رحمۃ المنعام کے چومنے کو کفر یا شرک کہنا کیسا ہے؟

الجواب:

فی الواقع بوسہ قبر میں علماء مختلف ہیں، اور تحقیق یہ ہے کہ وہ ایک امر ہے کہ دو چیزوں داعی ومانع کے درمیان دائر، داعی محبت ہے اور مانع ادب، تو جسے غلبہ محبت ہو اس پر مواخذہ نہیں کہ اکابر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ثابت ہے۔ اور عوام کے لیے منع ہی احوط ہے، ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مزارِ اکابر سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو، پھر تقبیل کی کیا سبیل! عالم مدینہ علامہ سید نورالدین سمہودی قدس سرہ خلاصۃ الوفاء شریف میں جدارِ مزار انور کے لمس و تقبیل وطواف سے ممانعت کے اقوال نقل کرکے فرماتے ہیں:

فی کتاب العلل والسؤلات لعبد اللہ بن احمد بن حنبل سألت ابی عن الرجل یمس منبر النبی صلی اللہ تعالٰی	یعنی امام احمد بن حنبل کے صاحبزادہ امام عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے پوچھا کوئی شخص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے منبر کو چھوئے

[1] القرآن ۴۰/ ۱۲

مسئلہ ۳۹: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔[1] (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مُردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلیٰ ہذا القیاس۔[2] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۰: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مُردہ کو پہنچایا تو **اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ** پہنچے گا۔[3] (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱: قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔[4] (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں، مگر عوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

(دفن کے بعد تلقین)

مسئلہ ۱۴۲: دفن کے بعد مُردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔[5] (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا۔[6] (ردالمحتار) حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یافلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یافلاں بن فلانہ وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمھیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

---

1. "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في القراءة للميت... إلخ، ج۳، ص۱۸۰.
2. "الفتاوى الرضوية"، ج۹، ص۶۲۳ ـ ۶۲۹.
3. "الفتاوى الرضوية"، ج۹، ص۶۲۹ ـ ۶۴۲.
4. "أشعة اللمعات"، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ج۱، ص۷۶۳.
5. "الجوهرة النيرة"، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳۰.
6. "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في التلقين بعد الموت، ج۳، ص۹۴.

فتاوی بحر العلوم جلد دوم ۹۸ کتاب الجنائز

زیارت قبور کا بیان

(۱) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں
عورتیں چادر چڑھانے کی غرض سے مزار پاک پر حاضر ہو سکتی ہیں؟
کیا ان کے لیے کچھ شرائط بھی ہیں؟ اگر کچھ شرائط ہوں تو تحریر فرمائیں، اور اگر حاضر نہ ہو سکتی ہیں تو کیوں؟ اس کا جواب مفصل ومدلل قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں مشکور ہوں گا فقط والسلام۔
المستفتی، ابو العاص متعلم مدرسہ شمس العلوم گھوسی مئو۔ ۵ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

الجواب

حدیث شریف میں ہے "لعن الله زورات القبور" (مسند امام احمد: ۳/۴۴۲)
اس لیے عورتوں کی قبر پر حاضری منع ہے چاہے فاتحہ پڑھنے کے لیے ہو یا چادر چڑھانے کی لیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی ۶ محرام الحرام ۱۴۱۳ھ

(۲) **مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ
فدوی کا خاندان نسلاً بعد نسل حضرت سید مخدوم پیر کا شانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موضع جمال پور حویلی پرگنہ محمد آباد گوہنہ کے، مزار، مسجد، امام باڑہ کے متولی، تکیہ دار، مجاور، گدی نشیں چلا آرہا ہے اور آج میں ہوں۔ حضرت سید مخدوم پیر کا شانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلۂ نسب اور سلسلۂ روحانی کا کچھ پتہ نہیں ہے اور نہ تو تاریخ وفات ہی معلوم ہے۔ ایسی حالت میں متولی، تکیہ دار، مجاور، گدی نشیں کے بغیر اجازت زبردستی چند ہندوؤں و مسلمانوں سے مل کر دو صاحب بکر و زید عرس لگاتے ہیں۔ ان کا عرس لگانا جائز ہے یا ناجائز؟ چادر چڑھاتے وقت مزار کے اوپر ڈھولک اور ہر مونیم کے ساتھ قوالی کرانا درست ہے یا نہیں؟ اور دونوں صاحب کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر حضرت سید صاحب سوار ہوتے ہیں جو کہتے ہیں وہی ہم لوگ کرتے ہیں، اور وہاں سوکھائی، او جھائی کرائی جاتی ہے۔ مزار پر کھیر رکھ کر ناگ بابا کو کھلاتے ہیں، غیر شرعی کام سب ہوتا ہے۔ بعد مغرب عورتوں کو بلایا جاتا ہے، ہندوؤں کے روپیوں سے مسجد میں اگر بتی موم بتی بطور چراغاں جلوایا جاتا ہے۔ مسجد میں ہندوؤں کا آنا جانا ہوتا ہے اور اپنے شاگرد ہندوؤں کو دکھانے کے لیے مزار کا سجدہ بھی کرتے ہیں تاکہ ہندو ہم لوگوں کو بابا اور مستان کہیں۔ یہ سب کام قرآن وحدیث کی روشنی میں درست ہے یا نہیں؟ یہ سب کام اپنے پیش رو کو بدنام کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے، اجازت پیر کی کہتے

تو جو اشعار حمد ونعت کے ہوں فضیلت ومنقبت کے ہوں حکمت وموعظت کے ہوں ان کا پڑھنا اور سننا دونوں ہی جائز ہے، حدیث شریف میں ہے:

کان رسول اللہ ﷺ یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ و یفاخر عن رسول اللہ ﷺ و یقول رسول اللہ ﷺ ان اللہ یوید حسان بروح القدس ما فاخر عن رسول اللہ ﷺ (مشکوۃ شریف ۴۱۱) رسول اللہ ﷺ حسان کے لیے مسجد میں کرسی رکھواتے جس پر کھڑے ہوکر حسان رضی اللہ تعالی عنہ حضور ﷺ کی مدح اور کافروں کی ہجو کا دفاع کرتے تو سرکار فرماتے اللہ اس کار خیر میں حسان کی جبریل امین سے مدد فرماتا ہے۔

اور اشعار فحش مضامین پر مشتمل ہوں ان کا کہیں بھی پڑھنا جائز نہیں، حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں:

بینما نحن نسیر مع رسول اللہ ﷺ بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ ﷺ امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر لہ ان یمتلی شعرا۔

(مشکوۃ شریف ۴۱۱)

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام عرج سے گذر رہے تھے ایک شاعر گاتا ہوا نظر آیا۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کو روکو، پیٹ میں پیپ بھرنا اشعار یاد کرنے سے بہتر ہے۔

اور شعر اچھے ہی کیوں نہ ہوں، طبلہ ڈھول، ہارمونیم یا دیگر آلات موسیقی کے ساتھ گائے جا رہے ہوں تو سخت ناجائز وحرام۔ حدیث شریف میں ہے: کنت مع رسول اللہ ﷺ فسمع صوت مزمار فوضع اصبعیہ فی اذنیہ (مشکوۃ شریف ۴۱۱) میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے گانے باجے کی آواز سنی تو کانوں میں انگلی دے لی۔ بالخصوص آج کل کی قوالی کہ اشعار فحش گانے والے فساق، اور آلات موسیقی کی بھرمار اور مجمع زیادہ تر اوباشوں کا، یہ سخت ناجائز وحرام ہے۔

اسی طرح زیارت کے نام پر اس بے لگام مجمع میں عورتوں کی حاضری اور اختلاط سخت ممنوع وحرام ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اسی موضوع پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور ہے۔ اس کا مطالعہ کیا جائے۔ قبر کو سجدہ اگر عبادت کے لیے ہو تو شرک وکفر کہ ایسا کرنے والا دین اسلام سے خارج ہے اور تعظیم کے لیے ہو تو ناجائز وحرام، بخاری شریف جلد دوم باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ میں ہے: لعن اللہ الیہود والنصاری جعلوا قبور انبیاء ھم مساجد۔ (۳۲۹/۲) اللہ تعالی یہود ونصاری پر لعنت کرے انہوں نے انبیاء علیہم السلام کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ بزرگوں کا اپنی وفات کے بعد کسی آدمی پر سوار ہونا شرع سے ثابت نہیں۔ یہ یا تو ایسا کہنے

والوں کا ڈھونگ ہے یا غیر مسلم کاہنوں اور اوجھاؤں کا طریقہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت ہے: من اتی کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ (اتحاف السادۃ المتقین: ۱۹۳) جو کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں پر اعتبار کیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کا انکار کیا۔

المختصر اللہ والوں کی قبروں پر ان ناشائستہ افعال کے بجالانے والوں کو سختی سے روکا جائے اور ہر شخص اپنی وسعت کے موافق اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۶ ر جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

(۳۔۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) آج کل اولیائے کرام کے عرسوں میں عورتوں کی (وہ بھی جوان عورتوں کی اور وہ بھی بالکل بے پردہ بعض تو سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھتی ہیں، بعض آدھے سر رکھتی ہیں) بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور کافی تعداد رہتی ہے، مردوں سے بالکل مل جل کر چلتی گھومتی ہیں، حتی کہ پیشاب پاخانہ میں جاتے ہوئے بھی اختلاط ہوتا ہے، کہیں وضو خانے اور حوض پر بھی مرد وعورت دونوں اکٹھا ہوتے ہیں۔

بعض جگہوں پر مل کر عورتیں جلسہ بھی سنتی ہیں اور سجادہ نشیں یا متولی لوگ اس کی روک تھام کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے، بلکہ ان کو بلانے کی طرح طرح کی ترکیبیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں عورتوں سے تو گولک بھرتی ہے، آمدنی ہوتی ہے، بعض جگہوں پر عین مزارات پر بھی مردوں کے ساتھ ہی عورتیں پہونچ جاتی ہیں، کہیں دروازے پر کھڑی ہوتی ہیں کہ مردوں کا راستہ روک لیتی ہیں، بڑے بڑے عرسوں کا انتظام تو سجادہ نشیں لوگ کرتے ہیں، مختلف کاموں کے لیے رضا کار متعین کرتے ہیں، مگر عورتوں کی روک تھام کا کوئی انتظام نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو ٹھہرانے اور کھانے کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ بعض سجادہ نشیں لوگوں نے اب بہت کہنے سننے پر صرف پوسٹروں میں اس اعلان کو کافی سمجھا ہے کہ مزارات پر عورتوں کا آنا منع ہے۔ جب کہ اس محض اعلان سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ ان کے روکنے کا معقول اور سخت اقدام نہ کیا جائے۔ اندریں حالات ایسے عرسوں میں جانا ایسا عرس کرنا، جائز ہے یا ناجائز؟ اور ارکان عرس کمیٹی وسجادہ نشیں لوگوں پر کوئی جرم شرعا ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ آج وہابیت سب سے زیادہ عرسوں کی انہیں خرابیوں سے پھیل رہی ہے، اس لیے بطور خاص مفتیان کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

والوں کا ڈھونگ ہے یا غیر مسلم کاہنوں اور اوجھاؤں کا طریقہ ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت ہے: من اتی کاھنا فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ (اتحاف السادۃ المتقین: ۱۹۳) جو کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں پر اعتبار کیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کا انکار کیا۔

المختصر اللہ والوں کی قبروں پر ان ناشائستہ افعال کے بجالانے والوں کو سختی سے روکا جائے اور ہر شخص اپنی وسعت کے موافق اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۶ ر جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ

(۳۔۷) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) آج کل اولیائے کرام کے عرسوں میں عورتوں کی (وہ بھی جوان عورتوں کی اور وہ بھی بالکل بے پردہ بعض تو سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھتی ہیں، بعض آدھے سر رکھتی ہیں) بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور کافی تعداد رہتی ہے، مردوں سے بالکل مل جل کر چلتی گھومتی ہیں، حتی کہ پیشاب پاخانہ میں جاتے ہوئے بھی اختلاط ہوتا ہے، کہیں وضوخانے اور حوض پر بھی مرد وعورت دونوں اکٹھا ہوتے ہیں۔

بعض جگہوں پر مل کر عورتیں جلسہ بھی سنتی ہیں اور سجادہ نشیں یا متولی لوگ اس کی روک تھام کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتے، بلکہ ان کو بلانے کی طرح طرح کی ترکیبیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں عورتوں سے تو گولک بھرتی ہے، آمدنی ہوتی ہے، بعض جگہوں پر عین مزارات پر بھی مردوں کے ساتھ ہی عورتیں پہونچ جاتی ہیں، کہیں دروازے پر کھڑی ہوتی ہیں کہ مردوں کا راستہ روک لیتی ہیں، بڑے بڑے عرسوں کا انتظام تو سجادہ نشیں لوگ کرتے ہیں، مختلف کاموں کے لیے رضا کار متعین کرتے ہیں، مگر عورتوں کی روک تھام کا کوئی انتظام نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو ٹھہرانے اور کھانے کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ بعض سجادہ نشیں لوگوں نے اب بہت کہنے سننے پر صرف پوسٹروں میں اس اعلان کو کافی سمجھا ہے کہ مزارات پر عورتوں کا آنا منع ہے۔ جب کہ اس محض اعلان سے کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ ان کے روکنے کا معقول اور سخت اقدام نہ کیا جائے۔ اندریں حالات ایسے عرسوں میں جانا ایسا عرس کرنا، جائز ہے یا ناجائز؟ اور ارکان عرس کمیٹی وسجادہ نشیں لوگوں پر کوئی جرم شرعا ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ آج وہابیت سب سے زیادہ عرسوں کی انہیں خرابیوں سے پھیل رہی ہے، اس لیے بطور خاص مفتیان کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) اولیاء کے مزارات کو بوسہ دینا کیسا ہے؟

(۳) اولیاء کے مزارات کو سجدہ کرنا کیسا ہے؟

رکھیں گے کہ غیر مقلدین سے شادی کردی، دیو بندی سے لڑکی بیاہ دی، جس کا عام طور سے انجام یہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی تو سسرال والے دولہا کو اپنے جیسا کر لیتے ہیں۔ اور کبھی بہو گھر میں آکر گھر کا نقشہ بدل دیتی ہے۔ اور اچھے خاصے سنی گھر وہابی، دیوبندی اور غیر مقلدین بنا دیتی ہے۔

بات لمبی ہوگئی، کہنا ہم کو یہ ہے کہ در مختار اور شامی کا جزئیہ صاف بتا رہا ہے کہ کسی غلط کام کی وجہ سے مستحبات اور سنتیں ہی سرے سے چھوڑی نہیں جائیں۔ البتہ برائیوں کو ضرور روکا اور منع کیا جائے گا۔

صورت مسئولہ میں سب سے مقدم ذمہ داری گھر والوں کی ہے پھر ارباب عرس کی پھر ساری امت کی۔ حدیث شریف میں ہے:

من رأی منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان.

(۲) اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے مزارات کو بوسہ دینا منع ہے۔ حضرت محدث دہلوی شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لا یمسح القبور و لا یقبلہ و لا ینحنی۔ قبر کو ہاتھ نہ لگائے اسے بوسہ نہ دے اور اس کے سامنے نہ جھکے۔

(۳) خدا جل جلالہ کے علاوہ مخلوقات میں سے کسی کو سجدہ تعظیمی حرام اور سجدہ عبادت کفر ہے۔

(۴) اس مسئلہ میں تفصیل ہے، جائز بھی ہو سکتا ہے اور ممنوع بھی۔ ممنوعات میں ادنیٰ درجہ یہ کہ خلاف ادب اور انتہا یہ کہ حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عبد المنان اعظمی شمس العلوم گھوسی ضلع مئو ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

(۸) **مسئلہ**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عرس شریف منانا جائز ہے یا نہیں؟ کسی بزرگان دین کی یاد میں۔

المستفتی　نیاز مند سید ظفر حسین

الجواب

FATWA BAHRUL ULOOM, VOL-2

زیارت قبور مطلقاً مسنون و مامور ہے۔

حدیث شریف میں ہے: "کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فالآن زوروھا"

میں تم کو پہلے زیارت قبور سے منع کرتا تھا۔ اب حکم دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کرو۔

صالحین کے خاص وفات کے دن ان کی قبر پر سال بسال رسول اللہ ﷺ سے حاضری ثابت ہے

"انہ ﷺ کان یأتی علی قبور شھداء أحد علی رأس کل حول"

فتاویٰ دیداریہ

جلد اوّل

از

سید الفقہا مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدّث الوری قدس سرہٗ

بانی مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

مکتبۃ العصر
کریالہ (منزل رضوان الصادق)
جی ٹی روڈ گجرات

Page No. 58

﴿فتویٰ نمبر......14﴾

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں:

۱۔ قبروں سے ولی اللہ کے لیے دعا مانگنا منت مانگنا سجدہ کرنا درست ہے اور ولی اللہ منت پوری کرتے ہیں۔

۲۔ گانا ناچنا باجا درست ہے۔ بزرگانِ دین نے سنا ہے

۳۔ اگر کوئی حافظِ قرآن کوٹ پتلون پہنا کرتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

مولوی صاحب قبروں پر سجدہ کرنے گانے ناچنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور ائمہ دین کے نزدیک کیا حکم ہے؟ مولانا صاحب اپنے کو حنفی المذہب کہتے ہیں جواب مہری علماء دین کا ہونا چاہیے۔

۱۱ رمضان ۱۳۳۶ھ

مسلمانان قصبہ سدہ پور بذریعہ عبدالعلیم خان

الجواب

اللھم رب زدنی علما۔

صفحہ ۲۲۵ جلد خامس درمختار میں بعد نقل اس روایت کے علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

و ان علم اولا بالـلعب لا يحضر اصلا سواء كان ممن يقتدى به اولا لان حق الدعوة انما يلزمه بعد الحضور لا قبله ابن كمال، و في السراج ودلت المسئلة ان الملاهي كلها حرام و يدخل عليهم بلا اذنهم لانكار المنكر قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء النبات. قلت و في البزازية استماع صوت الملاهي كضرب قصب و نحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية

۵۹

والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر ای بالنعمة فصرف الجوارح الی غیر ماخلق لأجله کفر بالنعمة لا شکر فالواجب کل الواجب ان یجتنب کی لا یسمع لما روی (انه) علیه السلام ادخل اصبعه فی اذنه عند سماعه[1] الخ

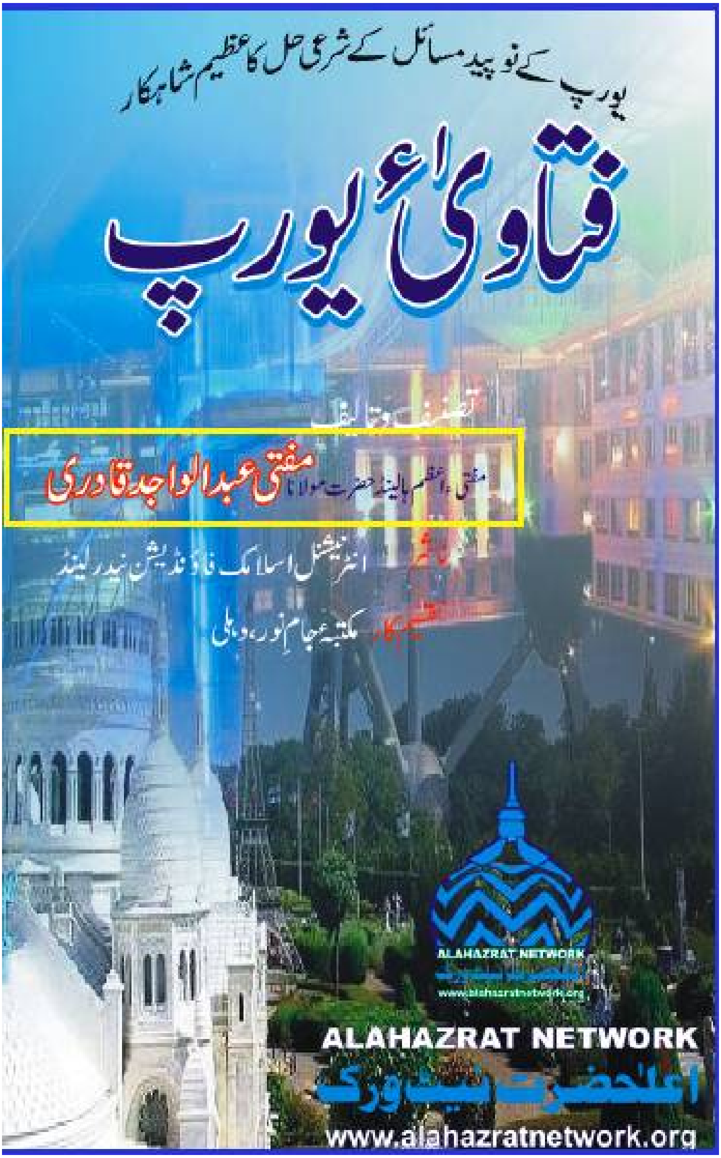
(ترجمہ: اگر معلوم ہو کہ مجلسِ دعوت میں لہو ولعب ہوگا تو بالکل حاضر نہ ہو۔ خواہ وہ ان لوگوں سے ہو جن کی اقتداء کی جاتی ہے یا نہ۔ کیوں کہ دعوت کا حق حاضر ہونے کے بعد لازم ہوتا ہے اس سے پہلے اس کا حق لازم نہیں ہوتا۔ ابن کمال۔ السراج میں ہے کہ اس مسئلہ نے دلالت کی کہ لہو ولعب کی تمام باتیں حرام ہیں لہٰذا بری بات کے انکار کے لیے ان کی اجازت کے بغیر ان کی مجلس چلا جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لہو ولعب اور گانے کے آواز دل میں اس طرح نفاق اگاتی ہے جس طرح پانی نباتات کو اگاتا ہے۔ میں کہتا ہوں بزازیہ میں ہے لہو ولعب کی آواز جیسا کہ بانس یا نرکل کو خاص انداز سے بجانا اور اس کی مانند دوسری آوازیں حرام ہیں۔ کیوں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے لہو ولعب کی آوازوں کا سننا گناہ اس کی خاطر بیٹھنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس سے لطف اندوز ہونا نعمت کی ناشکری ہے کیوں کہ اعضا کو ان افعال کی طرف پھیر دینا جن کے لیے ان کو پیدا نہیں کیا گیا اس نعمت کی ناشکری ہے شکر گذاری نہیں۔ لہٰذا یہ حکم پوری طرح واجب ہے کہ ان سے اجتناب کرے تا کہ اسے ان کی آواز سنائی نہ دے۔ کیوں کہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سننے کے وقت اپنے کان میں انگلی ڈال دی تھی)

اور قبروں کو معبود سمجھ کر بہ نیتِ عبادت سجدہ کرنا شرک ہے اور غالباً اس نیت سے تو کوئی بھی مسلمان نہیں کرسکتا۔ رہا سجدہ کرنا بہ نیتِ تعظیم وہ پہلے پیغمبروں کی شریعت میں جائز تھا اور شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام۔

علیٰ ہذا کوٹ پتلون بہ نیتِ تشابہ نصاریٰ پہننا فسق ہے۔

---

[1] الدر المختار مع رد المحتار: جلد ۵، صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ


یورپ کے نو پید مسائل کے شرعی حل کا عظیم شاہکار
فتاویٰ یورپ
تصنیف و تالیف
مفتی اعظم ہالینڈ حضرت مولانا مفتی عبدالواجد قادری
ناشر
انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن نیدرلینڈ
مکتبہ جامِ نور، دہلی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

مسلمانوں پر حج ٹیکس لاگو کر واقعی اس نے مسلمانوں کو مشقت میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ یہ آمدنی اس کے لئے حرام ہے۔ پھر بھی اگر ادائے فرض کے لئے بادلِ ناخواستہ یہ ٹیکس مسلمانوں کو دینا پڑتا ہے تو مسلمان معذور ہے۔ کرم الٰہی سے امید ہے کہ اس سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ اس ٹیکس کا نفاذ اگرچہ وجوب حج کے لئے مانع نہیں مگر مسلمانوں کو ایک حج فرض کے بعد محتاط ہو جانا چاہئے کہ ایک بڑے گناہ کی جھولی میں جھولی نیکی ڈالنے کے لئے بس نہ کریں اور اس طرح نجدیوں بدمذہبوں کا مالی تعاون بھی ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ مذہب اہلسنت کو مٹانے کی مسلسل نت نئی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مکروفریب اور بدمذہبیت سے مسلمانانِ اہلسنت کو بچائے۔ کتبہ عبد الواحد قادری نوری دارالافتاء ایمسٹرڈم

۱۵ شوال المکرم ۱۴۱۷ھ

زیارت اقدس کا احسن طریقہ

۹۴۵

مسئلہ :۔ اشفاق احمد اوسلو

۱۳-۱۱-۱۴۱۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ روضۂ انور علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے وقت زائرین کو کتنی دوری پر کس طرح کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر سلام پیش کرنا چاہئے؟ روضۂ انور کی مبارک سبز جالیوں سے چپک کر نجدی سپاہی کھڑے رہتے ہیں جو زائرین کو بوسہ لینے یا چومنے سے روکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا جالیوں کو چومنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

اشفاق احمد خاں۔ اوسلو، ناروے

۹۴۶

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

وہ مبارک سبز جالی جو روضۂ مقدسہ کی جنوبی (سمت قبلہ) دیوار میں لگی ہے اس سے کم از کم دو میٹر کے فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ مزار پُرانوار کی جانب زائر کا چہرہ رہے اور قبلہ شریف کی طرف پیٹھ رہے۔ پھر اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں

کو باندھے جس طرح نماز کے لئے باندھتا ہے۔ یعنی داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی پر رہے۔ آنکھیں شرم وندامت سے جھکی ہوئی ہوں بلکہ گریاں ہوں۔ اور تصور میں سامنے روحِ کائنات علیہ افضل الصلوات جلوہ بار ومتوجہ ہوں۔ پھر نہایت شیریں آواز میں لجاجت کے ساتھ صیغہائے درود وسلام اپنی زبان پر جاری کرے اور یقین جانے کہ اس کا سلام کلام، اس کی حاضری، اس کی حالتِ ظاہری اور کیفیاتِ باطنی سب کچھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے الٰہی عزوجل سنتے دیکھتے اور جانتے ہیں۔ ارشاد الساری باب زیارۃ سید المرسلین صفحہ ۳۳۸ میں ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورک وقیامک وسلامک ای بل بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک	بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیری حاضری تیرے قیام وسلام یعنی تیرے تمام افعال واحوال اور سفر وحضر سے باخبر ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۲۶۵ میں ہے

یقف کما یقف فی الصلوٰۃ	حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے

اور لباب وشرح لباب صفحہ ۳۳۷ میں ہے

واضعا یمینہ علی شمالہ	دست بستہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر کھڑا ہو۔

جب تک ذوق وشوق ساتھ دے درود وسلام کے نذرانے پیش کرتا ہے اخیر میں شفاعتِ کبریٰ اور بار بار حاضری کا سوال پیش کرے۔ پھر دوست واحباب جنہوں نے سلام پیش کرنے کی ذمہ داری دی ہے ان سب کی طرف سے سلام و گذارشات پیش کرے۔

سبز جالیوں سے جو بے ادب پیٹھ لگائے کھڑے رہتے ہیں ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں کیونکہ

زمین شور سنبل بر نیارد ✿ دراں تخم عمل ضائع مگرداں

ہاں خود ان مبارک جالیوں کو اپنا گنہ گار ہاتھ یا ہونٹ لگانے کی جرأت نہ کریں

کر یہ بھی کمالِ ادب کے خلاف ہے۔ یہی کیا کم کرم نوازی ہے کہ اپنے قربِ خاص میں بلاکر سلام و کلام کو سماعت فرمایا اور احوال و کیفیات کو دیکھا۔ پھر اس تعظیم و تکریم کا موقع عنایت فرمایا جس سے تعظیم کرنے والا ابھی بے خبر ہے۔ فصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ابداً سرمداً!

اعلیٰحضرت دریائے فضل وکرامت علیہ الرحمت فرماتے ہیں

اے شوقِ دل یہ سجدہ گراُن کو روا نہیں ∴ اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

رزقنا اللہ تعالیٰ وایاکم زیارتہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہ وسلم مع اہتمام الشرع وکمالِ الادب۔ واللہ اعلم

کتبہ: عبدالواحد قادری غفرلہٗ خادم الافتاء جامعہ مدینۃ الاسلام دی ہیگ

۱۳ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ

مسجد نبوی اور پُرسوز اذانِ بلالی

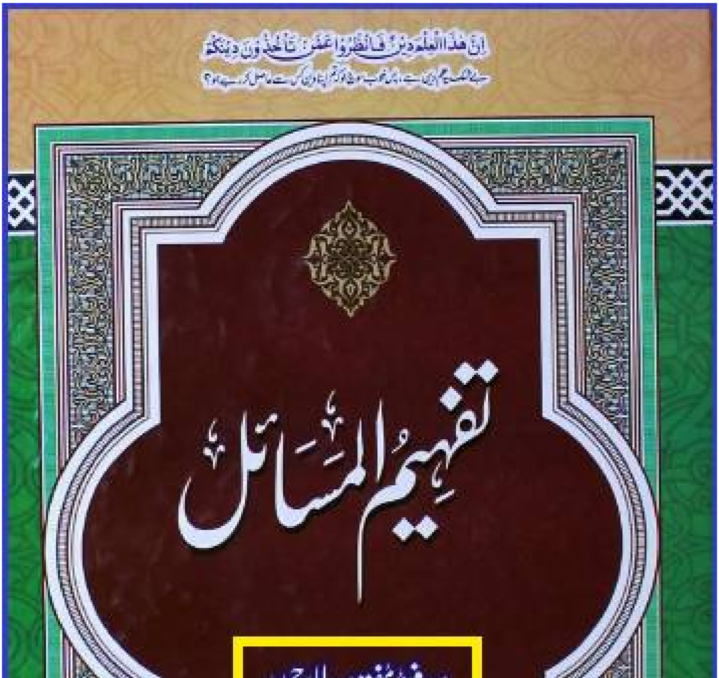
مسئلہ ۹۳۶: شیر علی خان، آلس میر، ہالینڈ ۱۲-۵-۱۹۹۶ء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ بالامقام اس واقعہ کے بارے میں کہ ایک مولوی مقرر صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد جب حضرت بلال نے شام سے آکر مسجد نبوی میں اذان پڑھی تو پورے شہر پاک میں کہرام مچ گیا اور اس اذان کو سنکر جوانانِ مدینہ خواہ پردہ نشین رہی کیوں نہ ہوں سب اپنے اپنے گھروں سے باہر آگئیں۔ کیا یہ واقعہ تاریخ کی روشنی میں صحیح اور سچ ہے؟ اگر صحیح ہے تو حوالہ جات کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں اور اگر صحیح نہیں ہے تو ایسے مقرر مولوی کی کیا سزا ہونی چاہئے جو شہر رسول کی پردہ نشین عورتوں سے متعلق یہ بیان کرے؟

شیر علی خان آلس میر

الجواب ۹۳۶/۶۸۷ بعون الوھاب

جی ہاں تاریخ اسلام، کتب احادیث وسیر کی روشنی میں یہ واقعہ صحیح ہے۔ حضرت


ان هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم
تفہیم المسائل
پروفیسر مفتی منیب الرحمن
جلد اول
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ۔ کراچی ۔ پاکستان

بزرگان دین کے مزارات پر عقیدت

سوال: کیا بزرگان دین کی قبور کو تعظیماً سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا اور بوسہ دینا شرعاً جائز ہے؟ (تاج محمد، لانڈھی، کراچی)

جواب: انبیائے کرام علیہم السلام، اولیائے کرام یا کسی کی بھی قبر کو عبادت کی نیت سے سجدہ کیا جائے تو یہ شرک ہے، محض تعظیم و توقیر کی نیت سے سجدہ کیا جائے تو یہ بھی شرعاً حرام

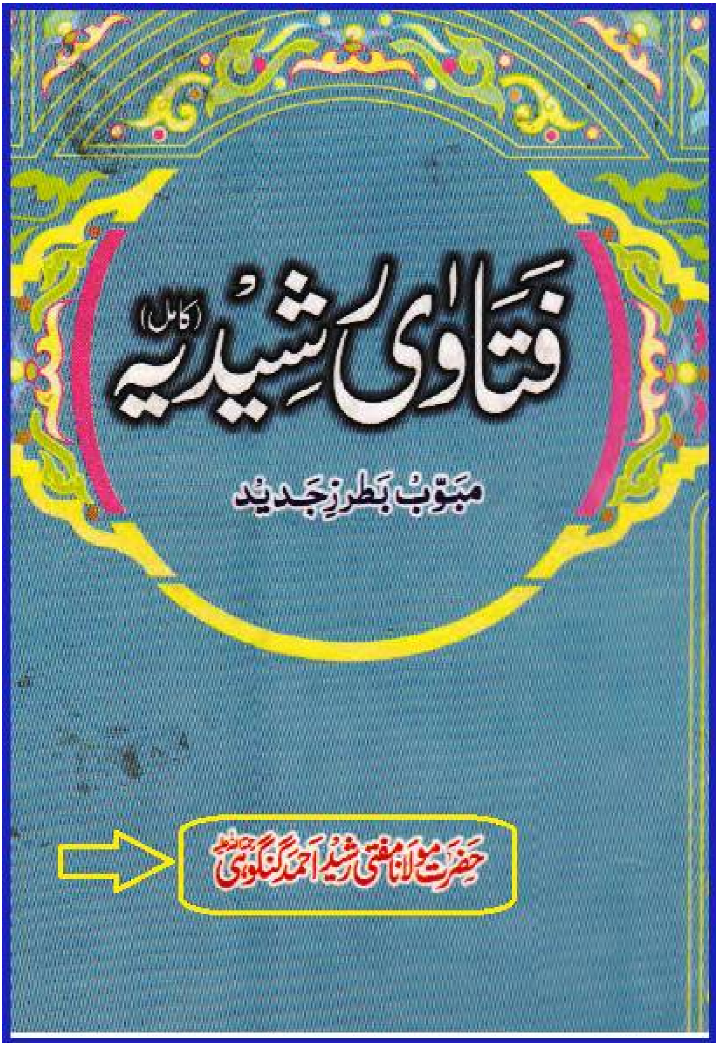
407

ہے، صرف بیت اللہ کا طواف ہی عبادت ہے، قبور انبیائے کرام علیہم السلام یا اولیائے کرام کا طواف تعظیماً کیا جائے تو یہ بھی ناجائز ہے، عامۃ المسلمین کو قبر کو بوسہ دینے سے بھی منع کیا جائے، زیادہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔

میت کے ایصال ثواب کے لئے اہتمام

[illegible] میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور کھانے کا

فتاویٰ - وہابی دیوبندی


فتاویٰ رشیدیہ (کامل)
مبوب بطرزِ جدید
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ

قبر کا بوسہ دینا

(سوال) بوسہ لینا قبر کا جائز ہے یا حرام۔

(جواب) بوسہ لینا قبر کا حرام ہے فی المدارج و بوسہ دادن قبر را وسجدہ کردن آنرا وسر نہادن حرام و ممنوع ست ودر بوسیدن قبر والدین روایت فقہی نقل میکنند وصحیح آنست کہ لا یجوز انتہی وادنی لا یجوز گناہ صغیرہ است واصرار بر آن کبیرہ است ہکذا فی شرح عین العلم۔(۱)

Refer Urdu Translation Below.

قبر پر دفن کے بعد اذان دینا

(سوال) اذان بعد دفن کے قبر پر بدعت ہے کہ کہیں قرون ثلثہ میں اس کا ثبوت نہیں اور جو امر ایسا ہو وہ مکروہ ہے تحریماً قال فی الفتح القدیر والبحر یکرہ عند القبر مالم یعهد من السنة والمعهود منها ليس الا زيادة والدعاء عنده قائما . (۲) انتهى . پس اذان کہنا اس جگہ منع ٹھہرا سونہ کرنا چاہئے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

چنانچہ علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے۔ تنبیہ فی الاقتصار علی ما ذکرہ من الوارد اشارة الى ان لا يسن الاذان عند ادخال الميت فی قبره كما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر فی فتاواه بانه بدعة وقال من ظن انه سنة قيا ساعن ندائها للمولود الحاقالخاتمة الامر بابتدائه فلم يصب (۳) آه انتهى اور علامہ خیر الدین رملی نے حاشیہ بحر الرائق میں لکھا ہے۔ قیل وعند انزل الميت القبر قيا سا على اول خروجه من الدنيا لكن رواه ابن حجر فی شرح العباب (۴) انتہی اور در المختار میں لکھا ہے۔ من

(۱) مدارج میں ہے اور بوسہ دینا قبر کا اور اس کو سجدہ کرنا اور سر رکھنا حرام اور ممنوع ہے اور والدین کی قبروں کو بوسہ دینے میں ایک فقہی روایت نقل کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ لا یجوز (جائز نہیں) اور نا یجوز کا ادنیٰ گناہ گناہ صغیرہ ہے اور اس پر اصرار کرنا گناہ کبیرہ ہے (شرح عین العلم)۔

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

مدلل مکمل

کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ

جلد اوّل

کتاب الایمان والکفر
کتاب العقائد

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
فون: 021-2213768

KITABUL AQAID

فصل دہم
مسئلہ سجدہ تعظیمی

۱۔ سجدہ تعظیمی کا حکم۔
۲۔ کسی بزرگ کے ہاتھوں کو بوسہ دینا اور اس کے گھٹنے کو ہاتھ لگانے کا حکم۔
۳۔ علی بخش، رسول بخش، نام رکھنا اور یا رسول اللہ کہنے کا حکم؟

(سوال) (۱) سجدہ تعظیمی کا حکم کیا ہے؟ (۲) کسی بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دینا اور گھٹنے کو ہاتھ لگانا کیسا ہے جب کہ اس کے لئے جھکنا بھی پڑتا ہے۔ (۳) علی بخش، رسول بخش، پیر بخش نام رکھنے اور یا رسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۱۵۱۱ ظفر علی قریشی صاحب (امرتسر) ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ م ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۲۷) (۱) سجدہ تعظیمی غیر اللہ کو حرام ہے۔ اور بہ نیت عبادت ہو تو کفر ہے۔(۱) (۲) کسی بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے(۲) اور اس کے گھٹنے کو ہاتھ لگانا مباح ہے۔ ان دونوں صورتوں میں جو جھکنا پڑتا ہے، وہ بضرورت ہوتا ہے۔ اس جھکنے سے تعظیم مقصود نہیں ہوتی۔ ہاں قصداً تعظیم کی غرض سے جھکنا کہ رکوع کی حد تک پہنچ جائے حرام ہے۔(۳) (۳) علی بخش، پیر بخش، رسول بخش نام رکھنا اچھا نہیں ہے کہ اس میں شرک کا شائبہ اور ایہام ہے۔(۴) اسی طرح صلوٰۃ و سلام کے علاوہ یا رسول اللہ کہنا بایں سمجھ کہ فرشتے حضور کو صلوٰۃ و سلام پہنچا دیتے ہیں، جائز ہے۔(۵) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔

READ NEXT PAGE ALSO FOR DETAILS.

قبر کے سامنے سجدہ تعظیمی یا سجدہ عبادت کا حکم

(از اخبار الجمعیۃ دہلی۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء)

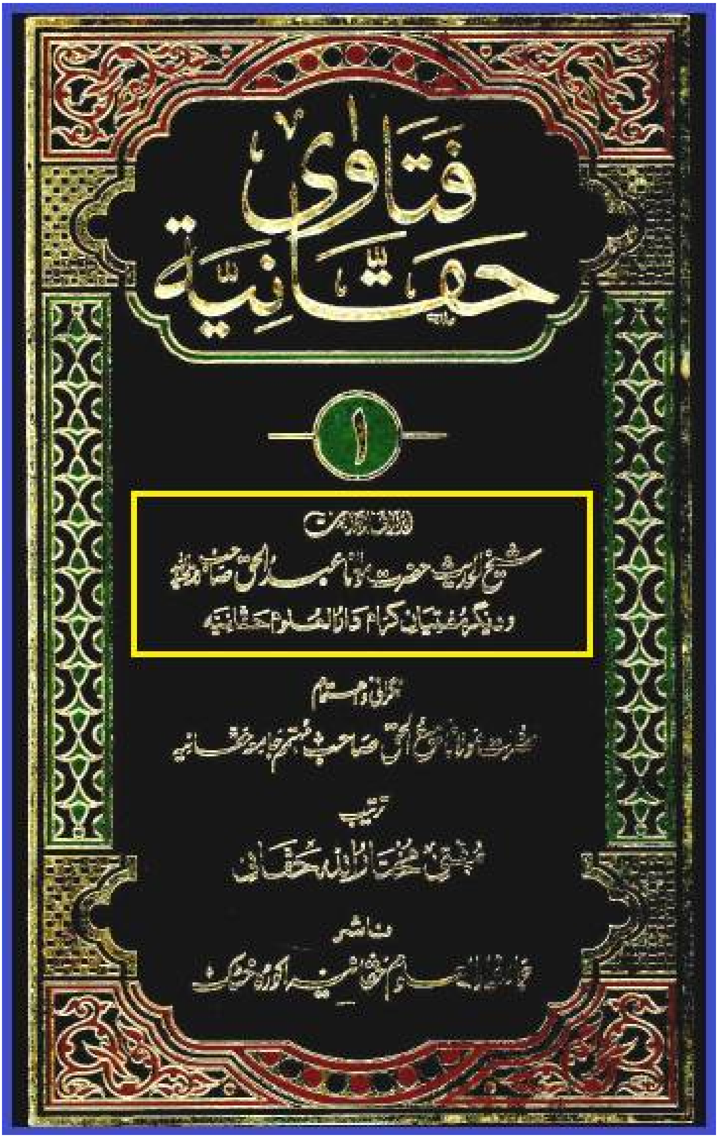
(سوال) زید کہتا ہے کہ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے اور سجدہ عبادت کفر ہے۔ مگر سجدہ تعظیمی سے کفر لازم نہیں۔ یعنی سجدہ تعظیمی کے کرنے والے کو کافر نہیں کہنا چاہئے۔ البتہ مرتکب فعل حرام کا ہے۔

....

۱۔ "وکذا مایفعلونه من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی به آثمان لانه یشبه عبادة الوثن، وهل یکفر ان علی وجه العبادة والتعظیم کفر وان علی وجه التحیة لا وصار آثما مرتکبا للکبیرة. وفی الملتقط التواضع لغیر الله حرام." (التنویر مع الدر: ۶ : ۳۸۳، ۳۸۴ ط سعید)

۲۔ "ولا بأس بتقبیل ید الرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرك درر۔" (تنویر الابصار مع در مختار: ۶ / ۳۸۳ ط سعید)

۳۔ "وفی الزاهدی الایماء فی السلام الی قریب الرکوع کالسجود. وفی المحیط انه یکره الانحناء للسلطان وغیره اه"


فتاویٰ حقانیہ
1
افادات
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب
و دیگر مفتیان کرام دارالعلوم حقانیہ
نگرانی و اہتمام
حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم جامعہ حقانیہ
ترتیب
مفتی مختار اللہ حقانی
ناشر

قبر کو سجدہ کرنے کی اقسام کی تفصیل

سوال:۔ جناب مفتی صاحب! قبر کو سجدہ کرنے سے آدمی صرف گنہگار ہوتا ہے یا کافر؟ برائے کرم اس

لہ قال العلامة مُلا علی قاریؒ: واستثنیٰ من عموم سوال القبر الانبیاء والاطفال والشهداء۔ (شرح الفقه الاکبر ص۱۰۱ سوال منکر ونکیر فی القبر حق)

وَمِثْلُهٗ فی شرح العقیدة الطحاویة ص۴۵۳ فی تشریح وسؤال منکر ونکیر فی قبرہ۔

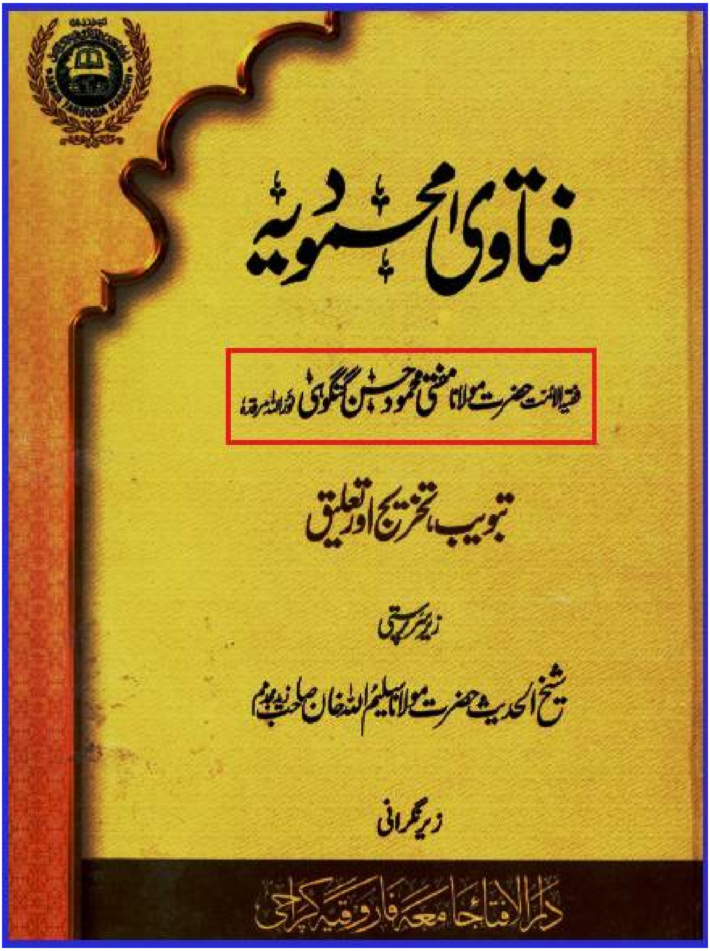
لہ قال العلامة فخرالدین الرازیؒ: إن عرض النار علیهم غدوًّا وعشیًّا ما کان حاصلاً فی الدنیا فثبت ان هٰذا العرض انما حصل بعد الموت وقبل یوم القیامة ذٰلك یدل علیٰ اثبات عذاب القبر فی حق هٰؤلاء واذا ثبت فی حقهم ثبت فی حق غیرهم لانه لاقائل بالفراق۔ (التفسیر الکبیر ج۲۷ ص۷۳ سورة المومن)

۱۸۳

اس کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب:۔ قبر کے قریب سجدہ کرنا جبکہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور قبر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور سجدۂ عبادت کرنا شرک ہے اور بعض نے سجدۂ تعظیمی کو بھی شرک قرار دیا ہے، لہٰذا کسی بھی قبر کو سجدہ کرنے سے پرہیز کیا جائے اور جو کرتے ہوں ان کو اس سے منع کیا جائے اور توبہ واستغفار کی تلقین کی جائے۔

لما قال فی الهندیة: من سجد للسلطان علیٰ وجه التحیة او قبل الارض بین یدیه لا یکفر ولکن یأثم لارتکابه الکبیرة وهو المختار وقال ابوجعفر رحمه الله وان سجد للسلطان بنیة العبادة او لم یحضره النیة فقد کفر کذا فی الجواهر الاخلاطی۔ (الفتاویٰ الهندیة ج۵ ص۳۶۸ الباب الثامن والعشرون فی ملاقاة الملوک) لہ


فتاوی محمودیہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ
تبویب، تخریج اور تعلیق
زیر سرپرستی
شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدہم
زیر نگرانی
دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

قبروں کو سجدہ کرنا اور چومنا

سوال[۹۸]: ایک مولوی صاحب فارغ التحصیل مدرسہ ہذا حسب ذیل امور کا ارتکاب کرتے ہیں، کیا شریعت کی رو سے مذہب حنفی میں یہ باتیں کرنا اور تعلیم دینا جائز ہے یا کیا؟ یہ مولوی صاحب خاندانی پیر ہیں، اپنے بزرگوں کے مزارات پر جا کر درو دیوار کو چومتے ہیں، مزار کے دروازہ پر جا کر سر رکھتے ہیں، پھر اندر داخل ہوتے ہیں اور ان کو دیکھ کر مرید بھی بڑھ چڑھ کر ایسا کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے یا حرام؟ آرڈر کرنے والا کیسا ہے؟ حوالہ جات کتب معتبرہ فقہ، حدیث، تفسیر سے جوابات ارقام فرما کر عند اللہ مشکور ہوں۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

مزار کے دروازہ پر جا کر سر رکھنا، سجدہ کی ہیئت بنانا اگر بقصدِ تعظیم ہو تو حرام ہے، اگر بقصد عبادت ہو تو شرک ہے، قبر کو بوسہ دینا یا مزار کے درو دیوار کو چومنا بھی حرام ہے:

"من سجد للسلطان بنية العبادة أولم يحضرها فقد كفر، و في الخلاصة: و من سجد لهم إن أراد به التعظيم: أي كتعظيم الله سبحانه، كفر، و إن أراد به التحية، اختار بعض العلماء أنه لا يكفر، أقول: هذا هو الأظهر. وفي الظهيرية: قال بعضهم: يكفر مطلقاً، و أما تقبيل الأرض فهو قريب من السجود، إلا أن وضع الجبين أو الخد على الأرض فحش و أقبح من تقبيل الأرض، أقول: وضع الجبين أقبح من وضع الخد اهـ". شرح فقہ اکبر، ص: ۲۲۸ (۱)۔

=التوبة، و قيل: أظهروا ما أحدثوه من التوبة ليمحوا سمة الكفر عن أنفسهم و يقتدى بهم أضرابهم، فإن إظهار التوبة ممن يقتدى به شرط فيها على ما يشير بعض الآثار". (روح المعاني: ۲۸/۴، دار إحياء التراث العربي)

(۳) (طه: ۸۲)

(۱) (شرح الفقه الأكبر لملا علي القاري: أواخر فصل في الكفر صريحاً و كناية، ص: ۱۹۳، قديمي)

(و كذا في البحر الرائق، كتاب الكراهية، قبيل فصل في البيع: ۳۶۴/۸، رشيديه)

(و روح المعاني تحت قوله تعالى: (وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم) الآية: ۲۲۸/۱، دار إحياء التراث العربي بيروت)

زیر ہدایت حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ

مفتی صالح محمد صاحب رفیق دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی
ترتیب، تعلیق، تبویب اور تخریج جدید کے ساتھ

کمپیوٹرایڈیشن

فتاویٰ رحیمیہ

جلد دوم

کتاب السنۃ والبدعۃ

افادات

حضرت مولانا حافظ قاری مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ
خطیب بڑی جامع مسجد راندیر ضلع سورت

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

RECOMMENDING FATWAS OF IMAM AHMED RAZA.

اولیائے کرام کے مزارات کا طواف کرنا اور تقبیل (بوسہ دینا) کیسا ہے:

(سوال ۳۵) ایک بدعتی مولوی کہتا ہے کہ اولیاء کے مزارات کا طواف کرنا اور تعظیمی سجدہ کرنا، اور قبروں کو بوسہ دینا ثواب کا کام ہے۔ منع کرنے والا وہابی ہے، دشمن اولیاء اللہ ہے اس کو کیا جواب دینا چاہئے۔

(الجواب) ایسے خرافات و بکواس کا جواب تحقیقی اور تفصیلی بار بار دیا گیا ہے اس بدعتی مولوی کے لئے ان کے مقتدی احمد

فتاوی رحیمیہ جلد دوم ۱۰۴ کتاب السنۃ والبدعۃ

رضا خاں صاحب کا فتوی پیش کیا جا رہا ہے، ان کو دکھایئے اور پوچھئے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بھی وہابی اور دشمن اولیاء اللہ تھے؟

مولانا احمد رضا خان صاحب سے جو سوال کیا گیا تھا اور آپ نے جو جواب دیا تھا وہ بالفاظہا درج ذیل ہے!

مسئلہ:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بوسہ دینا قبر اولیائے کرام کو اور طواف کرنا گرد قبر کے اور سجدہ کرنا تعظیماً از روئے شرع شریف موافق مذہب حنفی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کا اختلاف ہے اور احوط منع ہے۔ خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو۔ یہی ادب ہے۔ پھر تقبیل کیونکہ متصور ہے۔ یہ وہ ہے جس کا فتوی عوام کو دیا جاتا ہے اور تحقیق کا مقام دوسرا ہے۔

لکل مقام مقال ولکل مقال رجال ولکل رجال مجال ولکل مجال منال ! نسئل اللہ حسن المآل وعندہ العلم بحقیقۃ کل حال ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت ج ۳ ص ۴۰۳)

دیکھئے قبر کے تعظیمی سجدہ کو ناجائز کہا اور سجدۂ غیر اللہ کو حرام بتلایا اور تقبیل قبر کے ممنوع ہونے کو احوط فرمایا اور بہار شریعت میں ہے کہ:۔

مسئلہ:۔ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے۔ اور اگر برکت لینے کے لئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں مگر منع کئے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے۔ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۵۷)

فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ٥

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

(جلد اول)

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام واشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبر کو یا قبر کے نزدیک سجدہ کرنا کیسا ہے۔ شرک ہے یا گناہ کبیرہ؟ قرآن وسنت کے روسے جواب سے نوازیئے۔

المستفتی: مولوی نورالحق باڑہ بازار خیبر ایجنسی......۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

الجواب: قبر کے نزدیک سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے ﴿۱﴾ اور قبر کو سجدہ عبادت کرنا شرک ہے اور قبر کو سجدہ تعظیمی کرنا حرام ہے۔

والفرق بينهما في كون الساجد معتقدا لكون المسجود له مسلطا على الساجد علما و قدرة او غير معتقد لهذا ۔ كما في الهندية ص ۳۶۸ ج۵ من سجد للسطان على وجه التحية او قبل الارض بين يديه لا يكفر و لاكن يأثم و ارتكابه الكبيرة و هو المختار و قال الفقيه ابو جعفر رحمه الله و ان سجد للسطان بنية العبادة او لم تحضره النية فقد كفر كذا في جواهر الاخلاطي ﴿۲﴾

''شریعت کو چھوڑ دو'' الفاظ کفریہ ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص سے اس کی ہمشیرہ نے لڑکی کا رشتہ مانگا تو اس شخص زید نے ان شرائط پر منظور کیا کہ شادی وغیرہ شرعی طریقہ پر ہوگی۔ گانا بجانا اور ڈھول وغیرہ اس میں نہ ہوگا تو زید کے بھائیوں اور ہمشیرہ نے کہا کہ شریعت کی بات چھوڑ دو۔ شادیوں میں رسم ورواج ہی ہوا کرتے ہیں۔ جب شرائط نہ مانے تو زید نے رشتہ دوسری جگہ کر دیا جنہوں نے ان شرائط کو منظور کیا اب زید کے بھائیوں اور ہمشیرہ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ''شریعت کو چھوڑ دو'' اس کا کیا حکم ہے اور ان کے نکاح کا کیا ہوگا؟

المستفتی: محمد اقبال مدرسہ کنز العلوم گجرات مظفر گڑھ......۱۷ مئی ۱۹۸۳ء

﴿۱﴾ قال العلامه ابن عابدين و تكره في اماكن .... و مقبرة ...... لان اصل عبادة الاصنام اتخاذ قبور الصالحين مساجد و قيل لانه تشبه باليهود و عليه مشى في الخانية و لاباس بالصلاة فيها اذا كان فيها موضع اعد للصلاة و ليس فيه قبر و لا نجاسة كما في الخانية و لا قبلته الى قبر حلية .
(رد المحتار ص ۲۷۹ ج ۱ مطلب تكره الصلاة في الكنيسة)

﴿۲﴾ (هنديه ص ۳۶۸ ج۵ الباب الثامن و العشرون في ملاقات الملوك و التواضع لهم الخ)

دینی مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
ہزاروں مستند فتاویٰ جات کا پہلا مجموعہ

جامع الفتاویٰ

۱

مرتب
حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ

پسند فرمودہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ
فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہ اللہ
فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری رحمہ اللہ

مقدمہ
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ
(مرتب "خیر الفتاویٰ" جامعہ خیر المدارس ملتان)

جدید ترتیب واضافہ
اشرفیہ مجلس علم وتحقیق

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

احتاج الی زیادۃ عدم الاخلال بما مرلان قصد الاستخفاف مناف للتصدیق. (ردالمحتار جلد۳' ص ۲۲۲'باب المرتد قبل مطلب فی منکر الاجماع) (فتاویٰ حقانیہ ج۱ص۱۳۸)

ہر طرح کا عمل لکھے جانے پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے

سوال:۱۔ملائکہ کو انسان کی آنکھوں کے عمل کا اندازہ کس طرح ہوتا ہے کہ یہ گناہ کی نظروں سے دیکھ رہا ہے؟

۲۔نیز اس ناچیز کے اندر مرض ہے کہ کسی حسین پر اچانک نظر پڑ جائے تو دل پر شدید اثر ہوتا ہے اور تقاضائے بشریت دوبارہ دیکھا جائے تو سخت نقصان محسوس ہوتا ہے؟

جواب:۱۔حق تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے بندوں کے تمام اعمال کو لکھتے ہیں' خواہ اعمال دل کے ہوں یا جوارح کے ہوں اور ہاتھ' پاؤں وغیرہ کے اعمال تو خود کراماً کاتبین جان لیتے ہیں' البتہ اعتقاد قلبی پر علم کے لیے حق تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے علامات مقرر ہیں جن سے ان کو پتہ چلتا ہے کہ اس کے دل میں یہ ہے۔ ۲۔جو نظر غیر اختیاری ہو وہ معاف ہے اور جو اختیاری ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ہمت کر کے بچا جائے۔(خیر الفتاویٰ ج۱ص۱۳۴)

غیر اللہ کو تعظیماً وعبادۃً سجدہ کرنا شرک ہے

سوال: زید غیر اللہ کے لیے سجدہ تعظیماً وعبادۃً دونوں کو حرام کہنے کے باوجود اول قسم کے سجدہ کو شرک نہیں جانتا لیکن عمرو دونوں قسم کے سجدوں کو حرام اور شرک کہتا ہے کس کا قول صحیح ہے؟

جواب: غیر اللہ کیلئے سجدہ تعظیماً وعبادۃً کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادۃً سجدہ کرنا ہے اور یہ متفق علیہ کفر ہے۔البتہ سجدہ تحیہ (یعنی سلام کے لیے سجدہ کرنے کے کفر ہونے) میں اختلاف ہے اور حرام و کبیرہ ہونے میں کچھ اختلاف نہیں۔(فتاویٰ دارالعلوم ج۱۲ص۳۸۵)

کل گناہ خدا کے سر ہے

سوال: رحمان نے مولوی احمد شاہ سے سوال کیا کہ اگر شاہدین جھوٹی گواہی ظاہر کر کے کوئی حقیقت ضائع کر دیں جس کی وجہ سے تمام عمر حرام کاری زائد ہوتی رہے تو تمام عمر کے گناہ کس کے

ترجمة المقالة الرضية في حكم سجدة التحية

مسمى عدل التعليم في حكم سجدة التعظيم

بعد الحمد والصلوۃ جاننا چاہئے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی چند صورتیں ہیں اور ہر صورت کا یہی حکم ہے۔

BOOK: JAWAHIRUL FIQH
AUTHOR: MUHAMMED SHAFI

سجدۂ عبادت

امت مسلمہ کا قرناً بعد قرن اس بات پر اتفاق رہا اور ہے کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا خواہ وہ انسان زندہ ہو یا مردہ خواہ وہ از قبیل جمادات ہو یا حیوانات، الغرض کوئی بھی خدا تعالیٰ کے سوا ہو اس کو سجدۂ عبادت وبندگی کی نیت وارادہ سے کیا جاوے اور اس کو معبود قرار دے کر سجدہ کریں تو یہ سجدہ صریح کفر اور خروج عن الایمان ہوگا اور اس کا مرتکب یقیناً کافر مرتد ہو جائے گا۔

اور یہ سجدۃ العبادۃ کبھی کسی مذہب حق اور دین الٰہی میں مشروع اور مباح نہیں ہوا، اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ کسی اہل علم نے علماء اہل السنۃ والجماعۃ میں سے اس کو کسی وقت جائز قرار دیا ہے بلکہ تمام علمائے سلف وخلف کا اجماع کفر وارتداد ہونے پر رہا ہے۔

سجدۂ تعظیم

البتہ سجدۂ تعظیم یعنی حق تعالیٰ کے غیر کو سجدۂ بندگی وعبادت کے قصد سے تو نہ کریں بلکہ محض ادب وتعظیم کے طور پر جیسے قیام تعظیم کیا جاتا ہے، اسی طرح پر سجدۂ تعظیم کیا جائے اس کے حکم میں تفصیل ہے۔

اگر یہ سجدۂ تعظیم ان چیزوں کو کیا جائے جن کو سجدہ کرنا خاص کفر کی علامت اور کفار کا شعار ہے جیسے بت یا پیپل کا درخت یا گنگا، جمنا یا چاند، سورج وغیرہ تو یہ سجدۂ تعظیم بھی باجماع امت اور باتفاق علماء کفر وشرک ہے، اس کا کرنے والا کافر مرتد ہے، اگر چہ اس کا مرتکب نیت عبادت کی نہ رکھتا ہو کیونکہ شریعت کے احکام ظاہر عمل سے متعلق ہیں نہ نیات سے۔ البتہ ممکن ہے کہ عند اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہ مومن ہو مگر احکام دنیا کے لحاظ سے اس کا مرتکب کافر شمار ہوگا اور اس کی دلیل یہ ہے علامہ

ابن حجر ہیثمی اپنی کتاب الاعلام بقواطع الاسلام میں شرح المواقف سے نقل فرماتے ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو تسلیم کرے اور اس پر ایمان لائے اور بایں ہمہ آفتاب کو سجدہ کرے تو وہ بالاجماع مومن نہیں اس لیے کہ شمس کو سجدہ کرنے سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مومن ہیں ورنہ ایسی حرکت جو کہ بظاہر کفر ہے اختیار نہ کرتا اور ہمارے حکم باعتبار ظاہر کے ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کے مومن نہ ہونے کا حکم دیا گیا، ہاں اگر ہم کو یہ امر محقق ہو جائے کہ وہ سجدۂ عبادت کے خیال سے نہیں کرتا اور اس کا اعتقاد یہ نہیں کہ آفتاب اس کا رب ہے اور اس کا دل ایمان سے بھر پور ہے تو دیانۃً اس کو کافر نہیں کہا جائے گا لیکن قضاءً اس کو کافر کہیں گے اور تمام معاملات اس کے ساتھ وہی کئے جائیں گے جو کفار کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

نیز کتاب الزوج مصنفہ ابن حجرؒ میں ہے کہ جو شخص کوئی ایسے کام کرے کہ جو سوائے کافر کے کسی دوسرے سے صادر نہیں ہو سکتا تو وہ شخص کافر کہا جائے گا یعنی قضاءً نہ دیانۃً اگر چہ وہ علانیہ اپنے اسلام کو ظاہر کر رہا ہو جیسے یہودیوں کے کنیسہ میں یہود کے ساتھ ان کے طریقہ پر زنار وغیرہ پہن کر جانا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خدا کے غیر کو سجدہ کرنا عبادت کی نیت وارادہ سے یا ایسی نیت وکیفیت سے کہ معلوم ہو کہ عبادت کے طور پر سجدہ کر رہا ہے اگر چہ وہ نیت عبادت کا منکر ہو تب بھی اس کا مرتکب بالاجماع کافر ہے۔

PAGE No. 568

سجدۂ تعظیم کی دوسری صورت

دوسرا سجدہ التحیۃ وہ ہے کہ اس میں قصد غیر اللہ کی عبادت کا نہ ہو اور سجدہ بھی ان اشیاء کی طرف نہ ہو جن کو کفار سجدہ کیا کرتے ہیں اور جن کی طرف سجدہ کرنا شعار کافروں کا سمجھا جاتا ہے اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا کہ وہ بھی کفر ہے اور بعض نے اس کا انکار کیا لیکن اس پر اتفاق ہے کہ یہ حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا مرتکب قریب بالکفر ہو جاتا ہے چنانچہ رد المختار میں امام زیلعیؒ سے منقول ہے اس سجدہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا، کیونکہ اس کی نیت عبادت کی نہیں بلکہ تعظیم وتحیہ مقصود ہے اور امام شمس الائمہ السرخسی فرماتے ہیں کہ اس سجدہ کی وجہ سے بھی کافر ہو جائے گا، کیونکہ غیر اللہ کو سجدہ بہ نیت تعظیم کرنا کفر ہے اور فتاوٰی ظہیریہ میں لکھا ہے کہ غیر اللہ سجدہ کرنے سے خواہ کسی نیت سے وقصد سے ہو انسان کافر ہو جاتا ہے اور فقیہ ابو جعفرؒ فرماتے ہیں کہ جو سلطان اور بادشاہ کو سجدۂ عبادت کی نیت اور عبادت سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اسی طرح وہ

جدید کمپیوٹر کتابت کے ساتھ

خیر الفتاویٰ

جلد سوم

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ

و دیگر مفتیان خیر المدارس کے علمی و تحقیقی فتاویٰ کا منتخب مجموعہ

باہتمام

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی محمد انور مدظلہ

ناشر

مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان

[۲]

۳ ؛ شریعت کے تو خلاف ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

الجواب صحیح ؛ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ — احقر محمد انور عفا اللہ عنہ ۱۰/۶/۱۴۰۷ھ

قبر کو سجدہ کرنا سخت حرام ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیر اللہ (مثلاً قبور وغیرہ) کو سجدۂ تعظیمی کرنا جائز ہے۔ کیا یہ جائز ہے یا نہ۔ اور اگر جائز نہیں تو جائز کہنے والوں کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب بوسہ دینا قبور اولیاء و دیگر صلحاء عظام کو، اور طواف کرنا قبر کے گرد، اور تعظیماً سجدہ کرنا، یہ سب عادات نصاریٰ و طریقہ پرستش کفار ہے۔ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ۔ اپنی کتاب شرح مناسک میں باب زیارت مزار پُر انوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب میں تحریر فرماتے ہیں۔

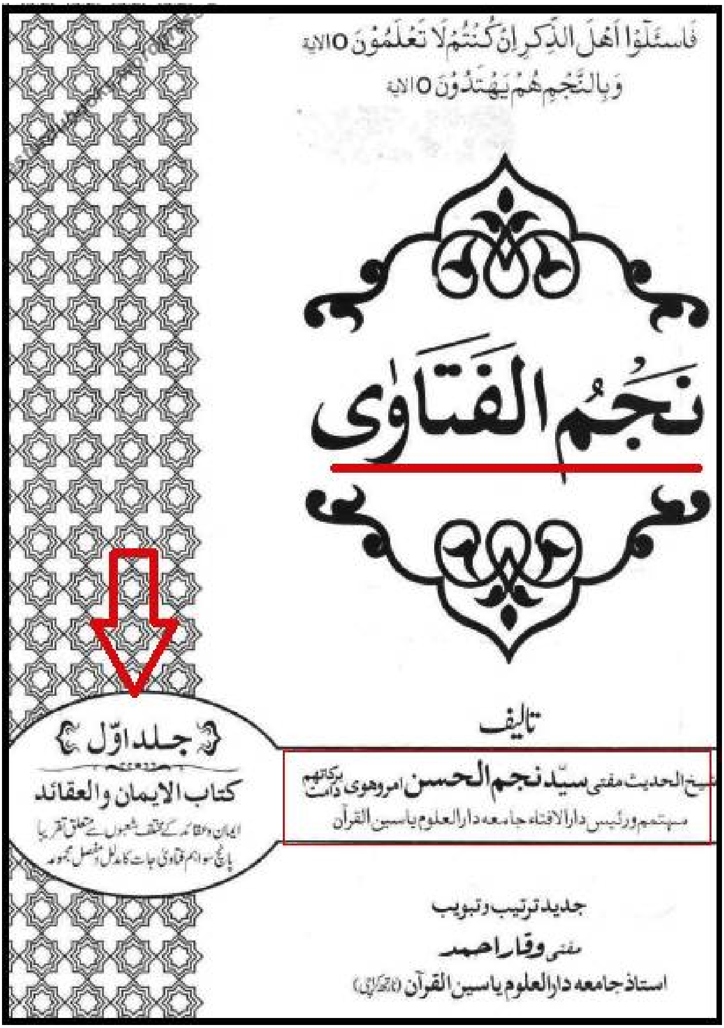
"لا يطوف اى لا يدور حول البقعة الشريفة لان الطواف من مختصات الكعبة المنيفة فيحرم حول قبور الانبياء والاولياء ولا عبرة لما يفعله الجهلة الى ان قال واما السجدة فلا شك انها حرام۔ عزیز الفتاویٰ ج ۱۔ ص ۱۰۰)۔

قال الله تعالىٰ "لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن" الآية۔ (پ ۲۴) - وقال تعالىٰ وان المساجد لله الآية (سورۃ جن)۔

دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حیرہ گیا۔ میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس آپ اس کے مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اھ (مشکوٰۃ ؛ ج ۲۔ ص ۲۸۲)۔

الحاصل از آیت شریف، احادیث صحیح اور اجماع امت سے سجدۂ تعظیمی کا عدم جواز ثابت ہے۔



فَاسۡئَلُوۡٓا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ الآية

وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ۝ الآية

نَجۡمُ الۡفَتَاوٰی

تالیف

شیخ الحدیث مفتی سیّد نجم الحسن امروہوی دامت برکاتہم

مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن

جدید ترتیب وتبویب

مفتی وقار احمد

استاذ جامعہ دارالعلوم یاسین القرآن (کراچی)

جلد اوّل

کتاب الایمان والعقائد

ایمان وعقائد کے مختلف شعبوں سے متعلق تقریباً پانچ سو اہم فتاویٰ جات کا مدلل ومفصل مجموعہ

وفی المشکوۃ (صـ ۲): عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد ....وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ امابعد فان خیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا و کل بدعة ضلالة.

وفی الشامیة (۲/۴۳۹): واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام ومایؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام.

(۱۶۳) قبروں کو بوسہ دینا

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبروں کو بوسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ میں اپنے دوست کے ساتھ اس کے والد کے قبر پر فاتحہ کے لئے گیا وہاں اس نے پہلے جھک کر والد کی قبر کو بوسہ دیا پھر فاتحہ پڑھی۔ کیا شرعاً اس طرح بوسہ دینا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً...... قبر کو بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔

لمافی الطحطاوی علی المراقی (صـ ۵۱۳): والمستحب فی زیارة القبور ان یقف مستقبلا وجہ المیت، وانْ یسلم ولایمسح القبر ولایقبلہ ولایمسہ فان ذلک من عادة النصاری.

وفی الھندیة (۵/۳۵۱): ولایمسح القبر ولایقبلہ فان ذلک من عادة النصاری.

(۱۶۴) قبر پر قرآن خوانی کرنا

سوال...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی مر گیا، تجہیز وتکفین کے بعد اس کے بیٹے اور ورثاء قبر پر جمع ہو کر تلاوت کرنے لگے۔ کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ...... صورت مسئولہ میں اگر میت کے بیٹے اور دوسرے ورثاء اتفاقاً قبر پر جمع ہو جائیں اور بغیر اجرت کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور ایصال ثواب کے لئے تلاوت کریں تو یہ جائز ہے اور اگر انہیں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا یا اس کے بعد کھانے وغیرہ کا انتظام والتزام کیا جاتا ہو تو یہ عمل ناجائز ہوگا۔

لمافی الھندیة (۵/۳۵۰): ولومات رجل واجلس وارثہ علی قبرہ من یقرأ الاصح انہ لایکرہ وھو قول محمد رحمہ اللہ.

وفی الدر المختار (۲/۲۳۵): لایکرہ الدفن لیلا ولااجلاس القارئین عندالقبر وھو المختار.

وفی الشامیة تحتہ: (ولااجلاس الخ) عبارة نور الایضاح وشرحہ ولایکرہ الجلوس للقراۃ فی

(۹۱) کیا سجدہ تعظیمی کفر ہے؟

سوال ...... کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے بہنوئی بدعتی اور مشرک عقیدہ کے مالک ہیں، قبر پر سجدہ بھی کر لیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ میں سجدہ کی نیت نہیں کرتا بلکہ تعظیما جھکتا ہوں، ہماری بہن چار سال سے لڑائی جھگڑے کے بعد سے ہمارے پاس ہے اس کے دو بچے ہیں لڑکا باپ کے پاس ہے لڑکی ہمارے پاس ہے، بہنوئی نے بہن کو دو طلاقیں دینے کے بعد رجوع کر لیا تھا لیکن اس کے بعد بھی جھگڑے ہوتے رہے، اب چار سال سے بہن ہمارے پاس ہے، اب وہ بہت عاجزی سے کہہ رہے ہیں کہ بچوں کی خاطر بھیج دو جو آپ کہو گے میں ویسا کروں گا۔

معلوم یہ کرنا ہے کہ اس خراب عقیدہ کے انسان کے پاس بہن کو بھیجنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر بہن کو بھیجنا ہی پڑے تو کن شرائط کے

نجم الفتاوی جلد اوّل — ۱۱۵ — کتاب العقائد

تحت بھیجیں تاکہ ہم گناہ گار نہ ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ...... سجدہ تعظیمی قطعی حرام ہے اس کا ارتکاب کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایسے افراد پر لعنت بھیجی ہے جو قبروں پر سجدے کرتے ہیں، البتہ آپ کا بہنوئی اس سجدے سے کافر نہیں ہوا اس لئے اس کے ساتھ آپ کی بہن کا نکاح برقرار ہے، لہٰذا اگر وہ اپنے ان افعال قبیحہ سے توبہ واستغفار کر لیتا ہے اور اس کے خاندان کے بڑے اس کی ضمانت لیتے ہوں تو آپ اپنی بہن کو اس کے پاس بھیج دیں۔

لما فی الصحیح للبخاری (۱/۱۷۷): عن عائشة عن النبی ﷺ قال فی مرضه الذی مات فیه لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد.

وفی التاتارخانیة (۳/ص۵): رجل زوج ابنته من رجل ثم زعم انه تکلم بکفر وان ابنته حرمت علیه والزوج ینکر فالقول قول الزوج لانه ینکر الفرقة ولا یحل للمرأة ان تمنع نفسها منه اذا لم تکن سمعت منه کلمة الکفر فان فعلت کانت عاصیة ناشزة.

وفی الهندیة (۵/۳۶۸): التواضع لغیر الله حرام کذا فی الملتقط من سجد للسلطان علی وجه التحیة او قبل الارض بین یدیه لایکفر ولکن یاثم لارتکابه الکبیرة هو المختار.

وفیها ایضاً (۲/۲۷۹): اذا سجد لانسان سجدة تحیة لا یکفر کذا فی السراجیة.

وفی الدر المختار (۶/۳۸۳): وکذا مایفعلونه من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی به آثمان لانه یشبه عبادة الوثن وهل یکفر ان علی وجه العبادة والتعظیم کفر وان علی وجه التحیة لا وصار آثما مرتکبا للکبیرة، وفی الملتقط التواضع لغیر الله حرام.

قال رسول اللہ ﷺ:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

(صحیح البخاری ۱۶/۱ رقم: ۷۱، صحیح مسلم ۳۳۳/۱ رقم: ۱۰۳۷)

کتابُ النَّوازِل

منتخب فتاویٰ: مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری

نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

(جلدِاول)

عقائد وایمانیات، رد بدعات ورسومات

ترتیب وتحقیق:

(مفتی) محمد ابراہیم قاسمی غازی آبادی

ناشر

المركز العلمي للنشر والتحقيق

لال باغ مرادآباد

وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (صحيح البخاري، الصلح / باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود رقم: ٢٦٩٧، صحيح مسلم، الأقضية / باب كراهية قضاء القاضي وهو غضبان رقم: ١٧١٨، سنن أبي داؤد، السنة / باب في لزوم السنة رقم: ٤٦٠٦) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

۱۴۱۳/۱۱/۳ھ

مزار پر سجدہ کرنا اور چادر چومنا؟

سوال (۲۰۰): - کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: عورتوں کا مزار پر جانا جائز ہے، مزار پر چادر چومنا یا بوسہ دینا یا سجدہ کرنا یا پھول اگربتی لگانا وغیرہ ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

الجواب وباللّٰہ التوفیق: عورتوں کا مزار پر جانا جائز نہیں ہے، نیز مزار کی چادر چومنا یا بوسہ دینا بھی ناجائز ہے۔

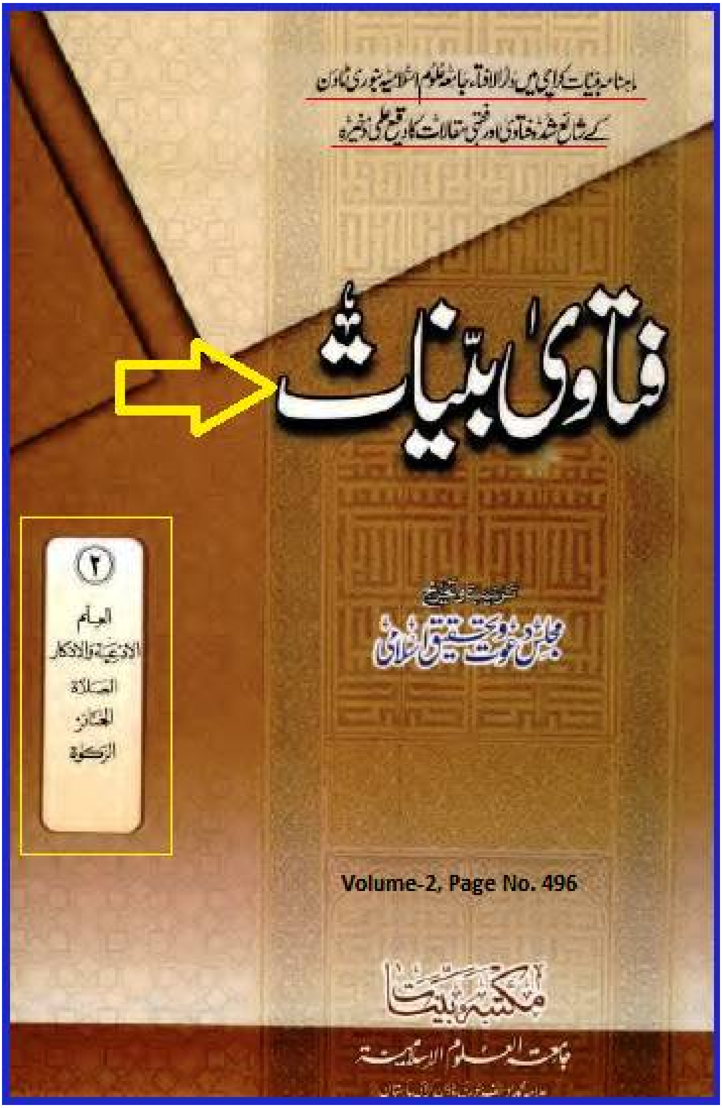
اور مزاروں پر سجدہ کرنا اگر تعظیم کی غرض سے ہو تو حرام ہے، اور بقصد عبادت ہے تو شرک ہے، نیز قبر پر اگربتی لگانا بھی منع اور بدعت ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج. (مشكوٰة المصابيح / باب المساجد ومواضع الصلاة ٧١)

وحاصل الكلام أنها تكره للنساء بل تحرم في هذا الزمان إلى قوله:

ولا يمس القبر ولا يقبله، فإنه من عادة أهل الكتاب. (حاشية الطحطاوي ص: ٦٢٠)

وكذا ما يفعلونه من تقبيل الأرض بين يدي العلماء والعظماء فحرام، والفاعل والراضي به آثمان؛ لأنه يشبه عبادة الوثن، وهل يكفران على وجه


ماہنامہ بینات کراچی میں دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن
فتاویٰ بینات
۲
العلم
الادعیة والاذکار
الصلاۃ
الجنائز
الزکوۃ
مجلس دعوت وتحقیق اسلامی
Volume-2, Page No. 496
مکتبہ بینات
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

مزارات کو چومنا

محترم جناب مفتی صاحب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم کسی مزار پر جائیں تو ہم مزار پر کھڑے ہو کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے دعا کریں یا ہم ان سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مشکل آسان کردیں یا کروادیں اور مزار پر جا کر چومنا یا سر ٹیکنا یا چکر لگانا یا الٹے پیر مزار سے نکلنا یہ سب جائز ہے یا ناجائز۔ قرآن سے حوالے دے کر ہمیں بتائیں۔

رحیم الدین لیاقت آباد

الجواب باسمہ تعالیٰ

واضح رہے کہ ناواقف لوگ قبروں پر سر ٹیکتے یعنی سجدہ کرتے ہیں اور چکر لگاتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں، یہ تمام افعال شرعاً ناجائز ہیں۔ ہمارے ائمہ اہل سنت نے ان کے حرام و ناجائز ہونے کی تصریح کی ہے اس لئے کہ سر ٹیکنا، طواف کرنا، بوسہ دینا اور ہاتھ باندھ کے کھڑے ہونا اور مرادیں طلب کرنا یہ سب عبادت کی شکلیں ہیں اور قبر کی تعظیم میں الٹے پیر نکلنا ان سب چیزوں سے ہماری شریعت مطہرہ نے سخت منع کیا ہے اور قبروں کی تعظیم کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی ہے کہ پوجا پاٹ کی حد تک پہنچ جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ پچھلی امتیں اسی غلو اور حد سے تجاوز کرنے پر گمراہ اور تباہ ہوئیں اس لئے آپ نے اپنی امت کو ان افعال سے بچنے کی تاکید اور وصیت فرمائی ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں فرماتے تھے

لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد (۱)

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں ہے:

(۱) مشکوۃ المصابیح ــ کتاب الصلوۃ ــ باب المساجد ومواضع الصلوۃ ــ ۱/۶۹ ــ ط: قدیمی

بذریعہ ای میل موصول شدہ سوالات کے جوابات پر مشتمل

اشرف الفتاویٰ

زیرِ سرپرستی:

حضرت مولانا محمد عبید اللہ المفتی دامت برکاتہم

حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرفی صاحب دامت برکاتہم

زیرِ انتظام:

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہ العالی

ناظم تعلیمات و نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

—— ناشر ——

معہد اُم القریٰ

جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور

فون: 92-42-7552772, 0333-4210985

www.jamiaashrafia.org :ویب سائٹ muftionline@jamiaashrafia.org :ای میل

اور یہ عمل سنت سے ثابت ہے کہ نہیں۔ برائے مہربانی دونوں صورتوں کا حدیث سے حوالہ ضرور دیں؟

جواب: قبرستان میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

قالت عائشة الا احدثكم عني وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قال قالت لما كانت ليلتي التي كان النبي صلى الله عليه وسلم فيها عندي انقلب فوضع رداءه وخلع نعليه فوضعهما عند رجليه .... ثم انطلقت على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلث مرات ثم انحرف الخ۔ (رواہ مسلم ۱/۳۱۳)

قال النووي: (قولها جاء البقيع فاطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات) فيه استحباب اطالة الدعاء وتكريره ورفع اليدين فيه وفيه ان دعاء القائم اكمل من دعاء الجالس في القبور۔ (النووی شرح صحیح مسلم ۱/۳۱۳)

بغیر ہاتھ اُٹھائے اگر کوئی دعا کرتا ہے تو یہ بھی صحیح ہے۔ ......واللہ اعلم

(محمد رضوان لطیف غفرلہ)

﴿مردوں اور عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا حکم﴾

سوال: قبروں پر جا کر فاتحہ خوانی کرنے کا کیا حکم ہے نیز مردوں اور عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: قبور کی زیارت کی شریعت نے اجازت دی ہے بلکہ احادیث میں اس کی ترغیب دی گئی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها الخ۔ (الصحیح لمسلم ۱/۳۱۴)

اور قبروں پر جا کر میت کو ایصال ثواب کی غرض سے تلاوت کرنا بھی ثابت ہے۔ البتہ قبروں کو سجدہ کرنا اور بوسہ دینا جائز نہیں ہے۔

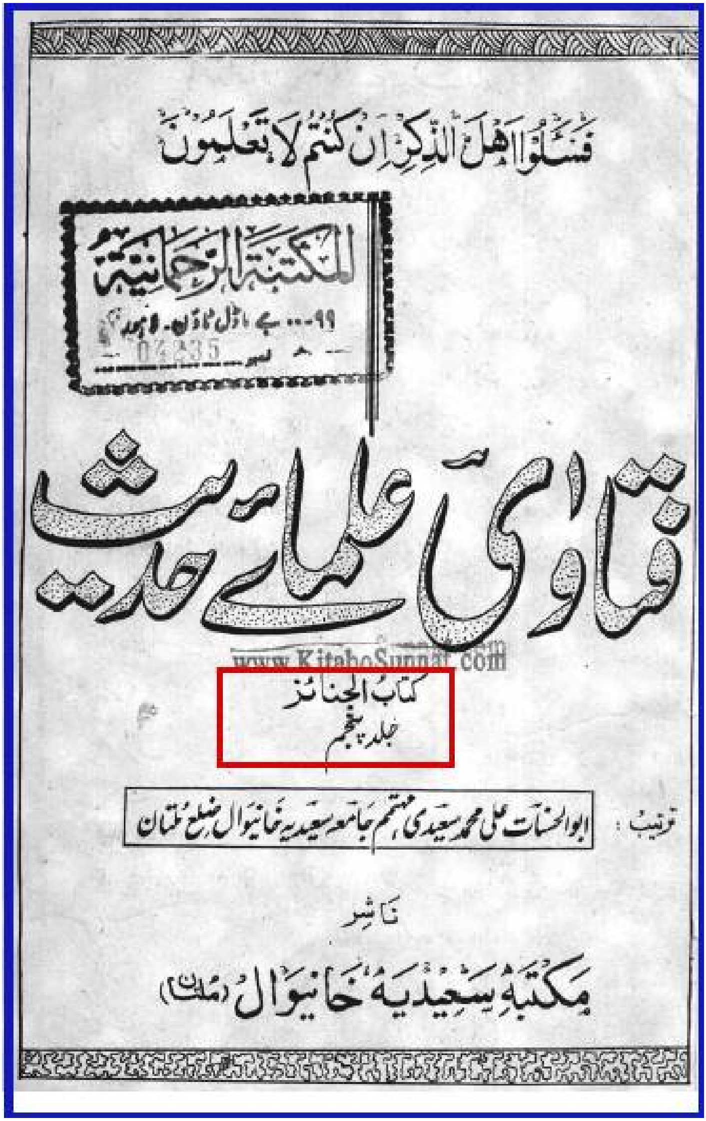
في الحديث من قرأ الاخلاص احد عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات فاعطى من الاجر بعدد الاموات۔ (الدر المختار ۲/۲۴۳)

وفي الشامي: من دخل المقابر فقرأ سورة يس خفف الله عنهم يومئذ وكان له بعدد من فيها حسنات الخ۔ (رد المختار ۲/۲۴۳)

عورتیں اگر شرعی ضوابط کی پابندی کریں اور پردے کی پابندی کے ساتھ محض زیارت کی غرض سے جائیں تو گنجائش ہے۔

والا صح ان الرخصة ثابتة لهن بحر ...... وقال الخير الرملي ان كان ذالك لتجديد الحزن

فتاویٰ- وہابی غیر مقلد سلفی



فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الجنائز

جلد پنجم

ترتیب : ابو الحسنات علی محمد سعیدی مہتمم جامعہ سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان

ناشر

مکتبہ سعیدیہ خانیوال (ملتان)

سوال:۔ قبر کو سجدہ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب:۔ قبر کو سجدہ کرنا خواہ بنظر عبادت ہو یا بنظر تعظیم کفر اور حرام ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ نہ سجدہ کرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو پیدا کیا ہے، اگر تم اللہ کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیت میں اللہ نے مطلق غیر کو سجدہ کرنے سے منع کیا ہے، خواہ عبادت کی وجہ سے ہو یا تعظیم کے واسطے، شرح فقہ اکبر میں ہے:

وفی المحیط اذا قال اهل الحرب لمسلم اسجد للملك والا قتلناك فالافضل ان لا یسجد لان هذا كفر صورة والافضل ان لا یاتی لما هو كفر صورة وان كان فی حالة الاكراه۔

ترجمہ:۔ فتاوے محیط میں ہے، اگر کافر اہل حرب مسلمان کو کہیں کہ بادشاہ کو سجدہ کرو، ورنہ ہم تم کو قتل کر ڈالیں گے، بہتر تو یہ ہے کہ سجدہ نہ کرے، کیونکہ یہ صوری کفر ہے، اور افضل یہ ہے کہ جو چیز صورتاً کفر ہے، جبر کی حالت میں بھی اس کو بجا لانا، اچھا نہیں، شرح مواقف میں ہے:۔ وسجوده یدل بظاهره علی انه لیس بمصدق ونحن نحكم بظاهره فلذا حكمنا بعدم ایمانه۔

ترجمہ یعنی سجدہ کرنا شمس کو بظاہر دلالت کرتا ہے، کہ سجدہ کرنے والے کے حق میں خدا ورسول کی تصدیق نہیں ہے، اور چونکہ ہم ظاہر میں حکم کرتے ہیں، اس لئے حکم کرتے ہیں، کہ وہ مومن نہیں، شرح مقاصد میں ہے:

لو كان الایمان نفس التصدیق لزم ان لا یكون بغض النبی صلی اللہ علیه وسلم والقاء المصحف فی القاذورات وسجدة الصنم ونحو ذلك كفر ما دام تصدیق القلب بجمیع ما جاء به النبی باقیا واللازم منتف قطعا وجیب

الصحیح من حدیث علی لا تدع قبرا مشرفا الا سویتہ فمحمول علی ما زاد علی التسنیم انتہی وفی النہر الفائق ای یسنم ای یرفع فقیل قدر اربع اصابع لروایۃ البخاری عن سفیان انہ رای قبرہ علیہ الصلوۃ والسلام مسنما وجعلہ فی الظہریۃ وجوبا وفی المجتبی مندوبا انتہی وفی الدر المختار ویسنم مندوبا وفی الظہریۃ وجوبا قدر شبر انتہی وکذا فی فتاوی العالمگیریۃ والزیلعی والعینی پس اس سے معلوم ہوا کہ تسنیم مستحب ہے اور غیر تسنیم مستحب نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

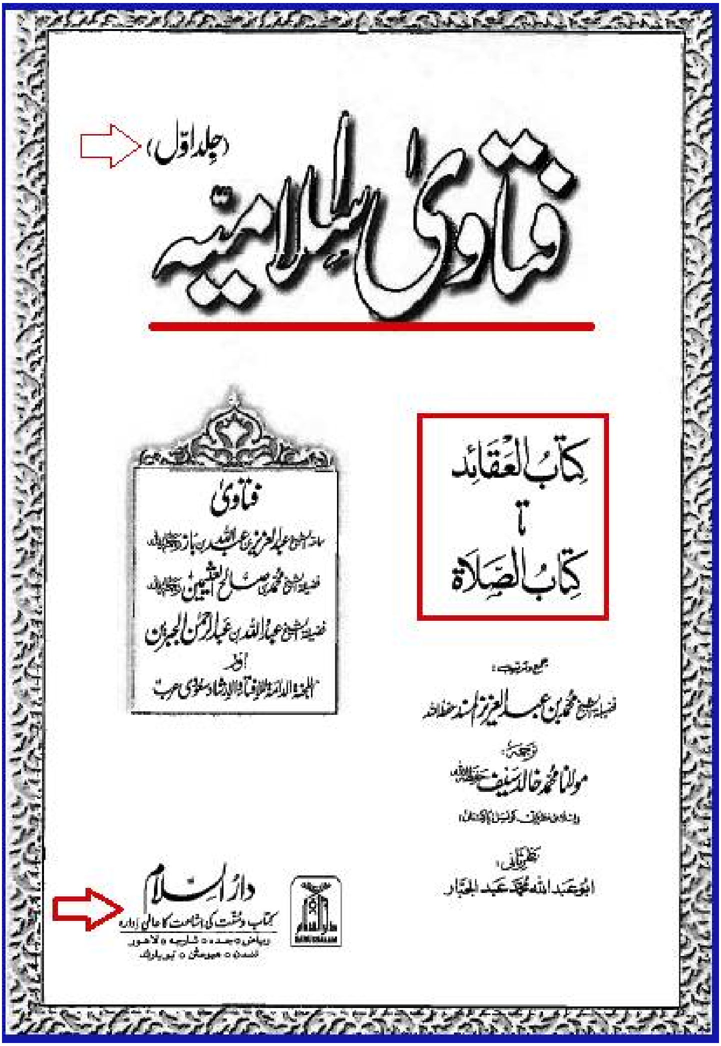
سوال:۔ قبر کا بوسہ لینا جائز ہے یا حرام (۲) قبر کا طواف کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔ قبر کا بوسہ لینا حرام ہے فی المدارج و بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و سر نہادن حرام و ممنوع است و در بوسیدن قبر والدین روایت فقہی نقل میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز انتہی وادنی لا یجوز گناہ صغیرہ است و اصرار بر آن کبیرہ است کذا فی شرح عین العلم (۲) قبر کا طواف کرنا حرام ہے اگر مستحب جان کر کرے کافر ہو گا فی شرح المناسک ملا قاری ولا یطوف ای لا ید ور حول البقعۃ الشریفۃ لان الطواف من مختصات الکعبۃ المنیفۃ فیحرم حول قبور الانبیاء والاولیاء

کہ جس قبر کو بلند دیکھو برابر کر دو۔ اس سے مراد وہ قبر ہے جو ایک بالشت سے زائد ہو۔ اور النہر الفائق میں ہے کہ قبر کو اونٹ نما ہو یعنی بلند ہو بعض کہتے ہیں چار انگل کے برابر ہو کیونکہ بخاری میں حضرت سفیان سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اونٹ نما دیکھی ظہیریہ میں اسے واجب اور مجتبیٰ میں مندوب لکھا ہے۔ الدر المختار میں ہے ظہیریہ میں بالشت کا وجوب لکھا ہے اسی طرح عالمگیری، زیلعی اور عینی میں ہے ۱۲۔

؎ قبر کو بوسہ دینا اس کو سجدہ کرنا اور سر جھکانا حرام و ممنوع ہے۔ ماں باپ کی قبر کو بوسہ دینے کے متعلق ایک روایت بیان کرتے ہیں اور صحیح یہی ہے کہ جائز نہیں ہے اور لا یجوز کا ادنیٰ درجہ گناہ صغیرہ ہے اور اس پر اصرار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

؎ ملا قاری لکھتے ہیں کہ آپ کی قبر مبارک کے گرد طواف نہ کرے کیونکہ طواف خانہ کعبہ کی خصوصیت ہے اور نبیوں اور ولیوں کی قبروں کے گرد طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جو عوام جاہل لوگ ایسا کرتے ہیں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ گرچہ وہ جاہل علماء اور مشائخ کی صورت میں ہی کیوں نہ ہوں۔



(جلد اوّل)

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب العقائد
تا
کتاب الصلاۃ

فتاویٰ
سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ
فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین
اور
اللجنۃ الدائمۃ للإفتاء والإرشاد [illegible]

جمع و ترتیب:
فضیلۃ الشیخ محمد بن عبدالعزیز المسند حفظہ اللہ

ترجمہ:
مولانا محمد خالد سیف حفظہ اللہ
[illegible]

نظر ثانی:
ابو عبداللہ محمد عبدالجبار

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
[illegible]

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ﴾ (النساء٤/٤٨)

"بے شک اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے۔"

صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ گناہ گار موحدین کو جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا:

«أَتُبَايِعُونَنِيْ عَلَى أَلاَّ تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَلاَ تَزْنُوْا وَلاَ تَسْرِقُوْا»(صحيح بخاري، كتاب الإيمان، باب رقم:١١، ح:١٨، ٣٨٩٢، ٣٨٩٣، ٣٩٩٩، ٤٨٩٤)

"کیا میری اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے' بدکاری نہ کرو گے' چوری نہ کرو گے۔"

پھر آپ نے سورۂ نساء کی مذکورہ بالا آیت کریمہ تلاوت کی اور فرمایا:

«فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ» (بخاري، كتاب الإيمان، باب رقم:١١، ح:١٨، ٣٨٩٢، ٣٨٩٣، ٣٩٩٩، ٤٨٩٤)

"جو تم میں سے اس بیعت کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' جو شخص ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور اسے سزا مل جائے تو وہ سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' اگر چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔"

——— فتویٰ کمیٹی ———

قبروں پر سجدہ اور ذبح کرنے کا حکم

سوال قبروں پر سجدہ کرنے اور ذبح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب قبروں پر سجدہ کرنا اور ذبح کرنا زمانہ' جاہلیت کی بت پرستی اور شرک اکبر ہے کیونکہ یہ دونوں کام عبادت ہیں اور عبادت صرف اللہ وحدہ ہی کے لئے ہے۔ جو شخص غیر اللہ کی عبادت کرے وہ مشرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ ﴾ (الأنعام٦/١٦٢-١٦٣)

"(اے پیغمبر!) کہہ دو کہ میری نماز' میری عبادت' میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں"

اور فرمایا:

English Translations of

Majmoo'al-Fatawa of late Scholar Ibn Bazz (R)

Second Edition
By:
Sheikh `Abdul `Aziz Bin `Abdullah ibn `AbdulRahman ibn Bazz (May Allah forgive and reward *al-Firdouse* to him and his parents)

He was The Mufti of **Kingdom of Saudi Arabia**, Chairman of the Council of Senior Scholars, and Chairman of Department of Scholarly Research and Ifta'

This English Translations are collected from
http://www.alifta.com
Portal of the General Presidency of Scholarly Research and Ifta'

This file is volume No.01 of 30

Kingdom of Saudi Arabia
Portal of the General Presidency of Scholarly Research and Ifta'

Q 2: In some Islamic countries, we notice that there are people who circumambulate around graves not knowing that this is wrong. What is the religious ruling on those people and can we consider them Mushriks (those who associate others with Allah in His Divinity or worship)?

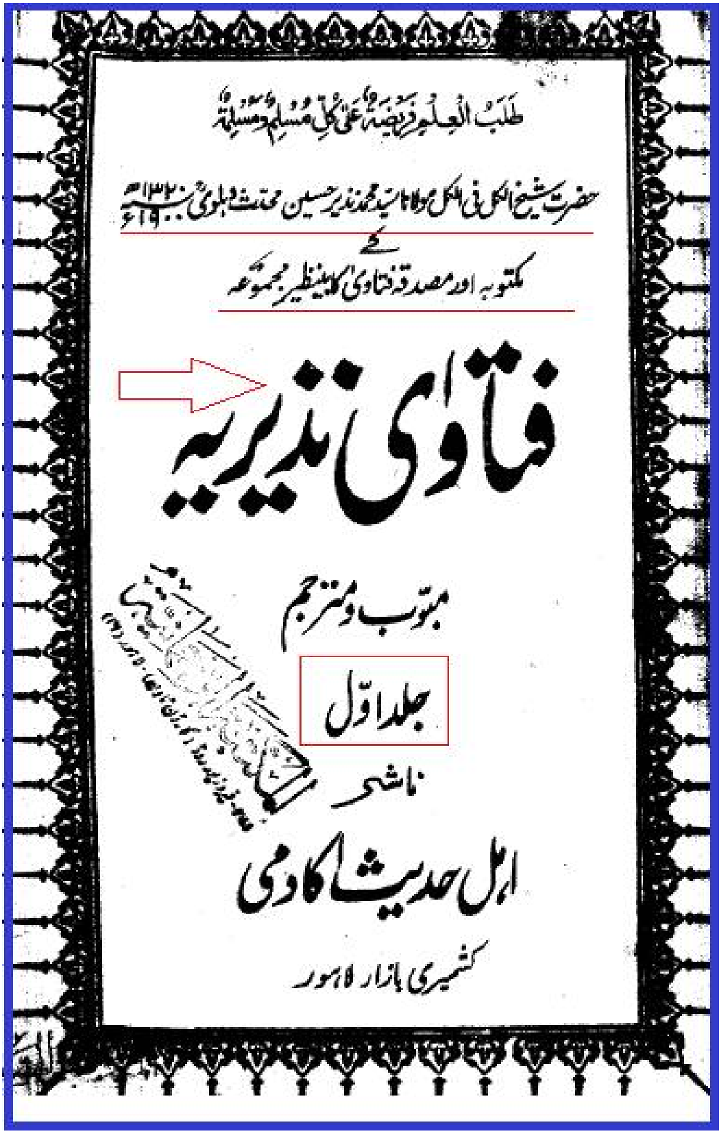
A: The religious ruling on any person who supplicates to idols, asks them for help and the like is obviously decided. This act is major Kufr (disbelief), unless the doer of it assumes that their circumambulation around graves is devoted to the worship of Allah (Exalted be He) just as when they circumambulate around the Ka'bah out of wrong belief in the permissibility of circumambulating around the graves. If they do not mean by this act to draw themselves closer to their dwellers; rather they mean to draw closer to Allah Alone, in such a case the doer is considered a Mubtadi' (one who introduces innovations in religion), not a Kafir (disbeliever). Circumambulating around graves is a condemned Bid'ah (innovation in religion) just like offering Salah (Prayer) at the graves. All such acts are means leading to Kufr. In most cases, people who worship at graves aim at drawing closer to their dwellers by circumambulating around them. They sacrifice animals and vow for their sake in order to draw closer to them. Such acts are major Shirk (associating others with Allah in His Divinity or worship).

(Part No : 1, Page No: 50)

Anyone who dies while persisting in doing such acts is a Kafir, i.e. they should neither be washed nor have the Funeral Prayer performed for them or be buried in Muslims' graveyard. In the Hereafter their case is for Allah (Glorified and Exalted be He) to judge. If they are one of those to whom Da'wah (calling to Islam) has not reached, they will have the same ruling as that of Ahl-ul-Fatrah (those to whom Da'wah has not reached in an uncorrupted manner). The evidence for this is drawn from what happened to the Prophet's (peace be upon him) mother, as she died before she witnessed the era of prophethood while embracing the religion of her people. The Prophet (peace be upon him) asked the Permission of his Lord to seek forgiveness for his mother, but he (peace be upon him) was not permitted to ask forgiveness for her; because she died while embracing the religion of Jahiliyyah (pre-Islamic time of ignorance) and so was his father. When the Prophet (peace be upon him) was asked by some person about his father, he said: "Verily my father and your father are in the Fire." His father died in Jahiliyyah while embracing the religion of his people, so he was judged as a Kafir (disbeliever). But anyone who has not received the Da'wah in the life of this world and died while ignorant of Al-Haqq (the Truth) will be tried on the Day of Resurrection - according to the soundest opinion of scholars - if they succeed in saying the Truth, they will be admitted into Paradise. But if they oppose the Truth, they will be cast into the Fire.

This applies to all people of Ahl-ul-Fatrah to whom Da'wah has not reached, according to the Saying of Allah (Exalted be He), ﴾And We never punish until We have sent a Messenger (to give warning).﴿

Regarding those whom the Qur'an or the mission of the Messenger (peace be upon him) reached but they did not respond, the evidence that leaves no excuse for those who reject it has been established against them. Allah (Glorified and Exalted be He) says, ﴾this Qur'ān has been revealed to me that I may therewith warn you and whomsoever it may reach.﴿ This Ayah (Qur'anic verse) means that whomsoever the Qur'an has reached, they have been warned thereby.



طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۰ء

کے

مکتوبہ اور مصدقہ فتاویٰ کا بےنظیر مجموعہ

فتاویٰ نذیریہ

مبوب ومترجم

جلد اوّل

ناشر

اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور

والتشھد والسادس والسنۃ بل ھی ممنوعۃ۔ اور شیخ علی المتقی استاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے رسالہ رد بدعت میں فرماتے ہیں الاول الاجتماع للقراءۃ بالقرآن علی المیت بالتخصیص علی المقبرۃ او المسجد او البیت بل ھی بدعۃ مذمومۃ لانہ لم ینقل فی فعل رضی اللہ عنھم شیئا انتہی۔

وصاحب قاموس مجدالدین فیروزآبادی نے بیچ سفر السعادت کے لکھا ہے کہ "عادت نہ بود کہ برائے میت جمع شوند و قرآن خوانند و ختمات کنند نہ بر گور و نہ غیر آن مکان و این بدعت است و مکروہ" اور نصاب الاحتساب وغیرہ میں ان امور مذکورہ کے بدعت اور کراہت میں بہت کچھ لکھا ہے۔ پس تعین اوقات مخصوصہ میں ایصال ثواب کرنا بدعت اور مکروہ ہے اور بغیر قیود مقررہ کے ثواب میت کو پہنچانا درست و جائز ہے جیسا کہ قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں رواج تھا اور رسومات مروجہ اس دیار کے بدعت اور کراہت تحریمی سے خالی نہیں، جیسا کہ علمائے متبعین شرع شریف پر پوشیدہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب

حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین | محمد قطب الدین | سعادت علی | محمد عبیداللہ | محمد ہاشم

سوال[1] . . . .

الجواب: بوسہ قبر حقیقی غیر وضعی ہرگاہ جائز نہ شود، چہ جائے کہ قبر وضعی ابتداءً در مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی می نویسند و بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آن را و گذاشتن حرام و ممنوع است، و در بوسہ دادن قبر والدین روایت فقہی نقل می کنند و صحیح آن است کہ لا یجوز است و اد فی لا یجوز گناہ صغیرہ است و اصرار بر آن کبیرہ است چنانکہ

ملہ میت کے لیے قرآن پڑھنے کے لئے جمع ہونا خصوصاً قبرستان میں یا مسجد میں یا اس کے گھر تو یہ بدترین قسم کی بدعتیں ہیں، کیونکہ صحابہ کرام سے ان میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہے۔ ملہ یہ دستور نہیں تھا کہ میت کے لئے جمع ہو کر قرآن پڑھیں، ختم کرائیں، نہ قبر پر نہ کسی اور جگہ پر، یہ بدعت ہے اور مکروہ ہے ۱۲

ملہ اصلی قبر کو بھی جب بوسہ دینا جائز نہیں ہے، تو فرضی قبروں کو بوسہ دینا کیسے جائز ہوگا، چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں: قبر کو بوسہ دینا، سجدہ کرنا، اس پر رخسار رکھنا حرام و ممنوع ہے، والدین کی قبر کو بوسہ دینے کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں، وہ بھی جائز نہیں ہے، اور جائز نہ ہونے کا مطلب کم از کم صغیرہ گناہ ہے۔

(۱) اس سوال کی عبارت نہیں ملی، جواب سے سوال کی نوعیت ظاہر ہے۔

Contact Details:
KABEER AHMED SHAIK
PERNAMBUT, TAMILNADU, INDIA.
E-mail: gulamnawaz@yahoo.co.in

امام اعظمؒ ریسرچ انڈ گیڈنس سنٹر

RAZA PUBLICATIONS
No. 45, 1st Floor, CNK Road, Triplicane,
Near Walajah Big Mosque,
Opp. to National Medical, Chennai-600005.